

بحمدہ تعالیٰ

و قعات السنان از جناب تھانوی صاحب اکبری سوا
دو ورق بسط البیان کردہ جو میں بکھیر دیں جناب تھانوی صاحب ہی کے
موتھ ثابت کر دیا کہ خفض الایمان مفرد کفر ہے اور اسکا مصنف اسلام سے
ناج شرع ہوا و طالع جسے بہت جگہ سن لکھا ہے انھیں ثابت
کر دیا کہ وہ مسلمان نہیں جناب تھانوی صاحب کی کفر فرما رہی ہیں اور تھانوی صاحب
جو کبھی سزا نہیں اپنی سند بنا رہی ہیں غرض اولیٰ آخر بسط البیان کی ساری بناوٹ
اگر پڑھ کر نہ فقط مسئلہ علم غیب میں اسکی ہا طرین چھوڑ دی تھیں اور اگر رد میں
یہ دوسرا سالہ مبارک عجلہ سمی بنام تاریخی

احوال السنۃ الحکیمۃ بسط البیان

۱۳۳۱ھ

تصنیف الطیف جناب مولانا ابوالبرکات محمد الدین جیلانی آل الرحمن
جمہوری قادری برکاتی نوری نوری اللہ تبارکے بالکمال العنوی الصوری
مع بعض فتاویٰ نافعہ و مسئلہ علم غیب
مطبع اہلسنہ و جماعتیہ
جناب کشت العکس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُحَمَّدٌ وَآلِهِ عَلَى رُسُولِهِمُ الْكَرِيمِ

خدمت کرامی منش سرپادش و سبع الناقب خباب اشرف علی تھا نوی صاحب

الحمد للہ کہ آپ کی جمہوری بسط البنان ازاد صحر کا پورا سچا بسید طہیان دیکھ لیا اب زمین مگر
لوگوں پر وہ سطرین جنین او سے مسئلہ علم غیب پر کچھ اپنا موصوفہ کھولا ہے مسئلہ بغض اللہ تعالیٰ
دھر کے رسائل میں برو جہ اعلیٰ مدت سے طے ہو لیا فنا العین کو ایک قرن پورا بلکہ زائد
گزرا کہ مہر سکوت بزبان و سنگ صموت درد بان میں اور النشأ اللہ العزیز باقیام قیامت
یومین رہینگے و ما بعدی الباطل و ما بعد مگر یہاں خباب کی رسلیا اپنی طائفہ بھر کی ساری
عمومی سب سے چکیتی کمانی بر سر مغل لائی اور بڑے ٹھٹھے سے دیکھائی اور ہے بھی یہ کہ اس سے
بہتر اونکے کیسوں ہمایونیوں عند و قہیوں میں کچھ بھی نہیں تو اسکی دندان شکنی
بقدر حاجت ضرور مناسب پھر رسما کی ساری ادا یمن اولا آخر فردا غیر و غیر میں
کھا چکین جنہی کو دودھ کا مزہ پا چکین یہ چند سطر ہی نزاکت کیوں سسکتی پھوڑ دی جائے
یہ انہیں بڑھک بلندی پائے لہذا بعض سوالات اور سے جائیے و قعات المسئل میں

۳۲ سوال تھے اگر چلیے وباللہ التوفیق فصل اول در بار الہی سہ تھانوی صاحب کی

معمومی سوال ۳۳ اخبار تھانیت باب ملاحظہ ہو رسلیا آیت کریمہ ولو کنست اعلم الغیب سے استدلال کرنے کی جلی اور جب دیکھا کہ کلام الہی میں اوسکی گزرتین تو قرآن عظیم میں اپنی طرف سے بیرونہ بڑھا گئی کہیے یہ کونسی حیاء کس دیانت کی ادا کس ایمان کا تقاضا۔ یہ ذرا سی فتنی سواد و درقی رسلیہ تھے لہذا تھانوی ہے ذی ہوش۔ دیکھا کہ یہاں نہ عہد نہ عہد یا جنس سے کام چلتا ہے کہ کسی غیب خاص یا مطلق کوئی سا غیب جاننے والا اس جو ا کا ترتیب کہ بہت بھلائی جمع کر لیتا اور کوئی برائی نہ پہنچنے پاتی معقول نہیں سمجھنا جب عہد نہ ہوا تو استغراق آپسی تعین لہذا خدا کا دھڑلہ سر پر اسے ماننا پڑا کہ آیت میں عموم نفی نہیں یعنی یہ سنی نہیں کہ میں اصلاً علم غیب نہیں رکھتا بلکہ صرف نفی عمومی یعنی ایسا نہیں کہ جمیع غیوب بلا استثنا مجھے معلوم ہوں۔ یہ بلاشبہ حق تھا۔ اب سوچیں کہ اوسکو خصم کب اسکے منکرین وہ تمہارے فرما رہے ہیں کہ جمیع غیوب غیر متناہیہ بالفعل کا علم کہ اصلاً ازل سے ابتدا آباد غیر متناہی تک کی کوئی شے غنی نہ ہو مخصوص کثرت عزت ہر حضور رسید الانام علیہ افضل الصلوة والسلام کا علم کہ تمام مکتوبات لوح و کتوبات تعلم یعنی ماکان و مایکون من اول لوم الی آخر الایام کو محیط اور اس سے بدرجہا زائد علوم پیشتر متعلقہ بذات و صفات و آخرت پر مشتمل ہے کہ محیط جمیع غیوب و معاذ اللہ مساوی علم الہی۔ تو آیت نے رسلیا کو کچھ نفع ندیا لہذا اوسنے سنت یہود پر قائم ہو کر کلام الہی میں بیوند کی ٹٹھہرائی جمیع غیوب میں الی یوم القیمہ کی قید اپنی گرو سے بڑھائی۔ خواب تھانوی صاحب و صرم و صرم سے کہنا یہ الی یوم القیمہ کا لفظ یہاں آیت کریمہ میں کہاں ہے۔ تھانوی صاحب یہ قرآن ہے

آیت سے استدلال تھانوی صاحب کا پہلا در جواب تھانوی صاحب کا نام نہ چلنا دیکھا تو قرآن قید میں نہ ہونا لگا دیا

استدلال تھانوی کا دوسرا درجہ رسلیا والی بکف جراحی

استدلال تھانوی کا

جسمیں نقص و زیادت خارج از امکان ہو کر یا تہ الباطل من بین یدیدہ وہا من
 خلفہ تنزیل من حکیم حمید تھانوی صاحب رافضی بھی قرآن کریم میں صرف
 کسی ماننے میں زیادت وہ بھی محال جانتے ہیں رسلیا تو اس میں زیادت کر لے کر
 افسوس کہ نہ خطائے سینے اور سبکی اختیار میں ہیں نہ کتابوں کے قلم و نہ ضرور
 آیت میں اسے یوم القیمۃ بڑھوا یہی سوال ۳۴۳ تھانوی صاحب نے رسلیا والی
 کا اندھا پن بھی دیکھا خود ہی اسی رسلیا ہاں ہاں اسی سواد و رقی میں اس عبارت
 ہوں ہی معذرت بعد شرح مواقف سے نقل کیا کہ الاطلاع علی جمیع المغنیات لا یجب للنسبی
 ولہذا قال سید الانبیاء و لو کنت اعلم الغیب لاستدکثرت من الخیر و ما مسنی
 السوء دیکھتے تو یہ وہی آیت ہے یا کوئی اور۔ اس میں جمیع غیوب کے یا صرف قیامت
 تک کے کیا آپ رسلیا والے کو زبرد بکف چاہتے ہیں؟ سوال ۳۴۴ آیت میں ایک پہلو تو
 یہ تھا جسے رسلیا نے پیوند کاری کر کے بچا یا دوسرا پہلو علم ذاتی کی نفی ہے یعنی میں
 بذات خود بے خدا کے بتائے غیب جان لیا کرتا تو بہت بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے
 کوئی بڑائی نہ پہنچتی یہ نہایت صاف معنی تھے رسلیا اسے یوں دڑانا چاہتی ہے کہ جو
 اتالی اس مقدم پر مرتب کی گئی ہے وہ دلیل ہے مقدم کے عام ہونے کی کیونکہ
 استکثار ضرور عدم مسموع مطلق علم کے لوازم سے ہے نہ کہ علم بالذات کے
 یہ حکم بدایت عقل کے خلاف ہے کہ اگر آئندہ کا واقعہ خود منکشف ہو تب تو مسموع
 سو رہو اور جو خدا تعالیٰ کے بتلائے سے منکشف ہو تو مسموع ہو جیسا کہ تھانوی
 صاحب رسلیا والا عقل کا نام ناحق لے اوس اور عقل سے تو قدر کم دشمنی ہے وہ تو
 اوس کے لکھے بفضلہ تعالیٰ نصیب دشمنان ہر رسلیا کو خدا پرستی کی سمجھ نہیں

استدلال تھانوی کا تیسرا درجہ رسلیا والی کی بکف جراحی

مقدم کو عام ایتی ہے یعنی انچر جمیع متاوقات ذاتی و عطائی سبکو جامع تو اوسیکے طور پر مبنی
یہ ہو کر اگر جمیع اقسام ذاتی و عطائی کا علم غیب مجھے ہوتا تو یہ لازم آتا اس کے نفی
عموم ہوتی نہ عموم نفی غیر یہ تو اوسکی بے تمیز ہی ہے اطلاق کی جگہ عموم بولی جراب اوس
کہیے کہ بعد اس تسلیم کو کہ مجرد علم غیب مستلزم عدم سس سو وہ ہے واقعی حصول علم پر ذاتی
و عطائی دونوں کا یہی حکم مگر وہ نصیب دشمنان والا نکستہ اور ہے جہاں تک رسلیا
والے کی سمجھ نہیں پہنچ سکتی ذاتی و عطائی بعد حصول میں فرق نہ ہی کیا نفس حصول میں
درمیان آسلان کا فرق نہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ذاتی کا حصول اپنی ذات سے ہے
غیر کا محتاج نہیں اور عطائی کا حصول محتاج درست مگر عطا ہو دیا تو ملا نہ نہیں تو
جسے علم غیب عطا سے ملتا ہوا اور جمیع غیب الے یوم القیمہ بالفعل اجمع منکشف
منہوے اگرچہ آئندہ منکشف ہو جائینگے وہ یہ دعویٰ کنکر کر سکتا ہو کہ نعم کوئی برائی
نہ پہنچ سکی کیا ممکن نہیں کہ بعض غمرا آنے والے ہوں کہ معلی نے ابھی اودکا علم ندیا
اگرچہ آئندہ جمیع غیب عطا کر دیگا اوس غمرا سے کہنے کا ذریعہ کیا ہے بخلاف اودکو
جسکا علم اپنی ذات سے ہے کیا اوسے کوئی حالت مستطرہ باقی ہو اور رسلیا خود ماننی
ہے کہ آیت ایسے ہی علم کی نفی فرمائی ہو جسپر جزا و نکر کا ترتیب ہو سکے نہ اوسکی جسپر
ترتیب ہی نہ ہو اب فرمائیے علم ذاتی مراد ہوا یا نہیں ذرا ڈھونڈھیے تو وہ رسلیا کی
بدایت عقل گھر کے کس کو سننے میں گھس گئی۔ شاید رسلیا ہی کے امثال کو کہا
ہے کہ حقوہن فی . . . ہن سموال ۱۴۴۱ رسلیا کی بدایت بلاد
سب بالائے طاق یہ بھی آپنے دیکھا کہ رسلیا آیا کہ یہ کو بالکل باطل و بیعتہ کی
ہوتی ہے کہتی ہے کہ سنگنار فرمود مہس سور مطلق علم کے لوازم سے ہے

استلال آقا نوری کا جو تھارہ رسلیا والا آیت کہہ کر باطل کر دیا

ضرر اولاً نفعاً الا ماشاء اللہ تم فرما دو کہ میں اپنی جان کے نفع نقصان کا کیا نہیں
 کر سکتا کہ اللہ نے چاہا۔ کیوں تعالویٰ صاحب آیہ کریمہ کے صاف معنی بدل کر
 معاذ اللہ اسے باطل و مہمل کر دینا کس کام ہے سوال ۱۳۱ تعالویٰ صاحب
 آپے کبھی شفاء امام قاضی عیاض اوراد کی شرح نسیم الریاض کا بھی نام سننا ہے
 اوسین فرماتے ہیں (بذہ العیون فی الملاحض علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الغیب
 (معلومہ علی القطع) بحیث لایمکن انکار ہا اولہ و فیہا لاحد من الغفلا (الکثرة
 رواہ اتفاق معانیہا علی الاطلاق علی الغیب) و ہذا لایافی الآیات الدالۃ علی انہ لا
 یعلم الغیب الا اللہ قولہ ولو کنتم اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ
 من غیوہ واسطرہ ولما اطلعا علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ باعلامہ اللہ تعالیٰ لہ فایم
 محقق لقولہ تعالیٰ لا یظہر علی غیبہ احد الا من ارضی من رسول یعنی رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقیناً ثابت ہے جس میں کسی مافیل کو انکار یا تردد
 کی گنجائش نہیں کہ اس میں حدیثین بکثرت آئین اور اوں سبب بالاتفاق نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ثابت ہے اور نہ اوں آیتوں کے کچھ خلاف نہیں جو بتائیں
 کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اس طرح آیت لو کنتم اعلم الغیب لاستکثرت
 من الخیر میں اگر غیب جانتا تو بہت بھلائی جمع کر لیتا ان آیتوں میں بلا واسطہ
 علم غیب کی نفی ہے اور اللہ تعالیٰ کو علم دینے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ملنا
 تو یقینی بات ہے کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے وہ اجز غیب پر کیو مسلط نہیں کرتا سوا انہ
 پسندیدہ رسول کے اتھے کیوں تعالویٰ صاحب یہ وہی آیت ہی یا نہیں علمای کرام
 نے علم بالذات کی نفی جمول کیا یا نہیں علم غیب بالواسطہ یعنی بطاے الہی نبی صلی اللہ

استدلال تعالویٰ کا کیا جواب دو۔ دیوانی رسلیا علماء کو دیوانہ بنائی ہو

استعمال تھا تو ہی کا قیضا رو۔ یہ تھا تو ہی جیسا خود دینا لکھا نہیں جیسے

استعمال تھا تو ہی کا قیضا رو

تعالیٰ علیہ وسلم کو لیے ثابت ملایا نہیں اس آیت میں اس کی نفی نہ ہونا بتایا یا نہیں کہ ہر ایک کے نزدیک
معاذ اللہ علامہ ابوبکر غنیمت بن کر نفع میں یا رسلہ اللہ لایا گیا سوال تھا تو ہی صاحب اور دکاندار کو
جانے دیکھو آپ مٹی لایے رسلہ اللہ قرآن عظیم کو ناحق تکلیف دی قرآن کی سمجھ و سہو
بدون کو تو نفع نہیں سمجھیں بلکہ وہی صاحب کی دیکھیے تقویت الایمان میں آیتوں
کی کیا کیا کیا پلٹ کی ہر قرآن کریم تو قرآن کریم رسلہ اللہ خود دینا لکھا تو سمجھتی تھی نہیں
اسی دلیل کی گردھت میں ابھی ابھی تو لکھ چکی ہے کہ ظاہر ہے کہ عین وقت و ذات
تک مس فر رہا چنانچہ خود مرض بھی اسکی ایک فرد ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض اقدس کو معاذ اللہ حضور کے حق میں غریب ہر اگر چنانچہ تو
لکھ گئے یہ بھی سمجھ کر ابھی نفی علم بالذات کے انکار کو مرض الموت لگ گیا۔ اسے
خواب یوں تو مرض کیا خود موت ہی کو نہ ضرر کہیے قرآن عظیم میں اصحاب تک
مصیبتہ الموت فرمایا مگر یہ تو بولے کہ وہ کونسا علم عطا ہی ہے کہ خدا کو سمجھے
ہوے مرض کو نہ آنے دی اپنے عالم کو موت سے بچا لے ہرگز کوئی علم عطا ہی نہیں
ہو سکتا کیا اب بھی ایمان نہ لاؤ گے کہ مرور علم بالذات ہی کی نفی ہو کہ وہی و دشمن
ہے جسکی موصوف کو نہ مرض لاحق ہو سکے نہ موت۔ تھا تو ہی صاحب مدرسے
الہست کے کسی طالب العلم سے دس بارہ برس کچھ بڑھ لو پھر قرآن عظیم و استدلال
کا نام لینا اور یہ خیال نہ کرنا کہ بوڑھے تو لے کیا بڑھیں بالوگ نہیں گئے۔ ع
ہنسے ہنسے ہی گھر بستے ہیں سوال ۱۳۹ تھا تو ہی صاحب رسلہ اللہ نے
یہ بیماری بسط البنان اوس دکھاری خفص الایمان کی مرمومی کو لکھی ہو یا اسکی
سمجھتی جان برادر تیر جبری پھیر دینے کو۔ یہاں تو اپنی نہ بنی بناؤ کو چون قرآن

رو۔ تھا تو ہی جیسا کی خفص بسط میں لتیاؤ

کہ علم بالذات مراد بابت عقل کے خلاف ہے اور خفض الایمان میں یون فرمایا ہے
 مطلق غیب سے مراد الحقائق شرعیہ میں وہی غیب ہر چیز کوئی دلیل قائم نہ ہو
 اور اسکے اور اک کے لیے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو کیونکہ تعاضد میں صاحب کبریٰ کو کنت
 اعلم الغیب اطلاق شرعی ہوتا نہیں۔ یہاں غیب مطلق ہر یا نہیں۔ ضرور ہر سبیل والا
 اب اپنے حصر کو روئے کہ اس میں وہی غیب مراد ہے جس کے اور اک کے لیے واسطہ نہ ہو۔
 معمولی مودت وہ جو بلا واسطہ ہو و سب کو بالذات کہتے ہیں شہم الیاض کی عبارت بھی
 سن چکے اور جو خفض الایمان میں اپنا ہی ساختہ سوال خانہ ساز دیکھیے کہ علم غیب کی
 دو قسمیں ہیں بالذات اور بواسطہ اسکے جواب میں آپ کی وہ عبارت ہے کہ مطلق سو مراد وہی
 غیب ہر جس کے اور اک کے لیے کوئی واسطہ نہ ہو اور اسی پر آپ کی وہ تصریح کچھ بیان کر چکی کہ تو بلا
 تشریح مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موحم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع ہو گا کہ ایہام کسر
 اسی تعبیر پر ہے کہ الحقائق شرعیہ میں مطلق علم غیب سے بالذات مراد ہونے میں آپ کی
 مان لیجائے درمنون میں کہ ذاتی و عطائی دونوں کو شامل ہوں مخلوق پر اطلاق
 میں ایہام شرک آپ کس گھر سے لائینگے یون کو کسیکو رشید کہنا بھی ایہام شرک نہ گا
 کہ رشید اللہ عز و جل کا نام پاک ہر اہل رشذ ذاتی اوسنی سے خاص لکھنا کر کم تصریح
 فرماتے ہیں کہ ایسا اطلاق جائز ہے اللہ عز و جل کے حق میں اوسکے معنی اوسکی شان
 کے لائق لیے جائینگے اور مخلوق کے لیے اوسکے قابل۔ در مختار میں ہر جاز التسمیۃ
 بعلی و رشید وغیرہما من الاسماء المشتركة ویراوی حقاً غیر بار اونی حق اللہ تعالیٰ
 تو قطعی طور پر روشن ہو گا کہ آپ خفض الایمان میں خود ہی مان چکے ہیں کہ الحقائق
 شرعیہ میں مطلق علم غیب سے علم بالذات مراد ہوتا ہے اب اسے بابت عقل

اشدال تھانوی کا اصول
 ان روایتوں کی صحت کا محقق
 بسط ابن سیرین

لوان

کے خلاف تبا کے جنون کیے دیتے ہیں میں عقل و دانش بایہ گریست
 کہ خود گفتہ گو خود نذاذ کہ چہیت : سوال ہم ا تھانوی صاحب اپنے غنیمت جاننا
 ہو گا کہ آیت مذکورہ میں علم بالذات مراد ہونا میں نے خفض الایمان کے ایک کلمہ
 کے نیچے داخل کیا جس میں شاید براہ مکابرہ کوئی حرکت مذکور کر سکو مگر سلبا والا
 خوش نہواو کے یہاں کے کلیات بحیات سب ہمارے زیر نظر ہیں وہ دیکھئے پھر
 اسی کلمہ کی چھٹی تفسیر انکی خفض الایمان یوں دکھاتی ہے اسی بنا پر کہ لا یعلم فی السموات
 ولا فی الارض الغیب الا اللہ اور لو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے جناب رسلہ والے کو
 اپنی گھر کی بھی خبر نہیں ہے اوس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے بآب وہ خود ہی
 ایمان لا چکا کہ آہ کریمہ و لو کنت اعلم الغیب میں علم بالذات ہی کی نفی ہے جو بالواسطہ
 ہو کہ علم علی طریقہ بالواسطہ ہے پھر کس موقع سے اسی خفض الایمان کی حالتی
 بہن بسط البنیان میں کفر ہم بعد ایمان کفر پیل کے لیے اوس ایمان سے کفر کر کے
 اسے بدعت عقل کے خلاف بلکہ یعنی کہتا ہے کہ اینجا نب خفض الایمان لکھتے ہیں نہ
 نقطہ عقل بلکہ بدعت عقل کے مخالف ہیں یعنی نہ عرفہ احمق بلکہ نرسے پاگل ہیں۔
 کیون تھانوی صاحب کسی کہی قسمت کی بدی قسمت میں بدی کہ بیچارہ فی خفض الایمان
 کو تفسیر میں بھی تو یہ آیت گناہی پڑی اگر اور کوئی آیت لکھتی یا پس ہی ایک یہ
 قناعت کرتی تہ شامت کی ماری بسط البنیان کو یہ برادری تو پیش نہ آتا کہ خود
 اویسے موقعہ اویسے خصم کا دعوی ثابت اور اویسکی کجوا اس باطل و ساقطہ مگر کیا
 کہے ایام کی گردش کا یہ علاج کذب العذاب و لعذاب اب آج کذب کو کان
 یحلفون سوال اسم تھانوی صاحب اپنی یہ دیکھا کہ نہ فقط اسی آیت کے

تھانوی جیسے ستمہ کو اپنی اپنی طائفہ کی غلطی بند کر لی

بلکہ جملہ نعوس شرعیہ اس مسئلہ پر استدلال میں رسیا والے نے ہمیشہ کہ اپنی
 اور اپنے مخالف بھری گلی بند کر لی کہ جہان مطلق علم غیب کی نفی ہو خواہ کتنے مومنین
 علم بلا واسطہ ہی کی نفی ہے یہ اس کے خصم کا عین مدعا ہے ولہذا المحرر مع عدد شود
 سبب خیر کہ خدا خواہد بر ع مدعی لاکھ یہ بھاری ہے گواہی تیری یہ سوال ۱۲
 گئے سوالات رسیا والے کی راہ پر تھے جو اس نے خود ماری آیت میں تیسرا پہلو
 ور ہے جو کچھ غیرت آخر چلے کہ کلام خطاب اور استلزام جنہی عادی اور الغیب میں علم
 جنس کے لیے ہے اور غیر وسوسے خامں وہ مراد کہ عادت انسان جنسے غیب
 و سلب بظاہری اختیار رکھتا ہے عنایتہ فی حقہ یعنی متعلق الامور المسئلۃ
 من الخطابات کا ایرج یہ قولہ بعدہ و اکتشاف الغیب اقرہ من ہے خان قبل
 العلم بالشیء لا یلزم نہ القدر غیب کا لا یخفی قبل استلزام الشرط المحجز الایلیزم
 انیکون علیا و کلیل بل یکنی انیکون عادی یا فی البعض کما مر تفسیر ابو اسود میں
 ہے رو لو کنت اعلم الغیب ای جنس الغیب الذی من جملة ما عین الاشیاء
 من المناسبات الصحیحۃ عادتہ السببۃ و السببۃ و من البایات المستقیمۃ
 للممانعۃ و المدافعۃ (کہ امتکثرت من الخفی) ای لمصلحت کثیر من الخیر الذی
 یط فیصیلہ بالانحال الاختیارۃ للبشر بترتیب اسبابہ و دفع موانعہ (و ما
 محسنی السوء) ای السوء الذی یلین التفصی عنه بافتوقی عن موجباتہ
 و المدافعۃ لموانعہ لا سوء ما ثان منہ مالا یرفع لہ ظاہر ہے کہ رسبل کی گئی
 اس مسئلہ کو الگ چلی کہ اس سے لام استغراق لیبانہ جس اور سور میں عرف
 الموت تک شامل کیا جسکے دفع پر انسان ہرگز قادر نہیں اور بدیہی ہے

کہ یہ استدلال عام عادی نہیں لاجرم مستلزام عقلی لیا اور واقعی کچھ بھی یہی رٹو
 پسند ہے کلام الہی عزوجل کو برہانی سے خطابی کی طرف ڈھالنا ہمارا مذاق
 کے خلاف ہے کہ یہ نافع میں علامہ گفتارانی پر جو مطاحات ہوئے معلوم ہیں
 لہذا اگلے سوالات دسلایا ہی کی راہ پر ہو کر اس مسلک کا ذکر اسیلے کر دیا کہ
 دسلایا والا اپنا لکھا خود نہیں سمجھتا جس کا بار ہا تجربہ ہو لیا کہ میں جواب بنانے
 کی جو کھڑا ہٹ میں ان بعض متاخرین کا سہارا یکٹھ سے اور اتنی تیسرے ہو کر اوسکے
 کچھ مسلک میں بعد الشرفین ہر مرض الموت کی دلیل کس گھر سے لایا گیا اور جانے درجیب
 لام جنس ٹھہر تو انہی جنس مسلک کی کر گئی یہ اولاد بیہی البطلان ثانیاً خلاف ایمان لائے
 نقص الایمان کے تو ساتون کر م کر دیا دسلایا والا بائیں جانوں بچے سبکے تو علم غیب کا
 قائل ہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلک کی کر کے کیا پہلے سے کبھی اونچی اور ان
 اور یہ خبر شرط اگر کیے پھر یہ علمانی جنس کیسے ان گئے یہ کچھ اس کے جواب خود
 وہی علامہ دسلایا کے استدلال کو دریا برد کر دکھائے دسلایا ذرا چھر کر دم لے
 سوالیہ ام کیا آپ کو یہ بھی خبر کہ خود اس مسلک والوں نے آیہ کریمہ سے
 کیا کیا جواب دیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم غیب کی نفی
 کرنے والوں کے کیا کیا علاج کیے تفسیر لباب التاویل پھر تفسیر جلی میں ہر قائل
 تحت قد اخرجہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن القیبات وقد جارت احادیث فی البھیۃ
 نہ کہ ہوسن ظلم معبر علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکیف الجمع بینہما میں قولہ ولو کنت اعلم
 لغیب لا استکثرت من الخیر قلت قتل لیكون قلة علی سبیل التواضع والادب
 ولینفلا سلم لغیب الان لیطعن اللہ علیہ ولیقدرہ لی ویکمل لیكون قال زکریا

قبل ان یطلعہ اللہ عز وجل علی علم الغیب فلما اطلعہ اللہ تعالیٰ خبر بہ کما قال فلا ینظر علی
 غیبہ احد ۱۰۱ یعنی اگر کسی کو اس آیت سے یہ شبہہ گورے کہ
 اسمیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم غیب کی نفی ہو کر لاکھ حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہتیرے غیب بتائے جو صحیح حدیثوں میں آئے اور یہ حضور کے
 نہایت عظیم معجزات سے ہو تو اسمیں اور آیت میں توفیق کیا ہوا تھا جواب یہ ہو کہ اول
 تو آیت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفی علم غیب میں تعین نہیں ممکن کہ نفی حضور کے براہ
 تو وضع و ادب فرمائی ہو اور یہی یہ کہ خدا کر تبارک مجھے علم غیب نہیں ملتا دیکھیے ہی علم ذاتی کی نفی
 آگئی انانیا آیت میں تو وہ تو شک کی نفی ہے نہ کہ ہمیشہ کی (یہ آیت کیہ ہو کہ ہجرت شریفہ سے
 بہت پہلے ابتداء میں اسلام میں او قری) ممکن کہ اس وقت تک حضور کو علم غیب نہ ملا ہو جب کہ
 اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب عطا فرمایا جیسا کہ ب عز وجل فرمایا ہو کہ اللہ از غیب
 کسیکو مسلط نہیں کرتا مگر ان پر بنیدہ رسولوں کو۔ تھانوی جہا اپنے علماء کو جوابی کچھ
 اور سلیا کی تودوں نگلیاں بندہ میں کہ علم ذاتی لیے کو خلاف ہدایت عقل کہ چکی اور نفی
 علم غیب آخر عمر اقدس تک سحر مان گئی۔ جانے دھواں دو احتمالوں کے رد پر اس کے
 پاس کیا دلیل ہو کوئی برہان رکھتی ہو تو لائے ورنہ استدلال کا نام لیتے شرما گئے
 سوال ۱۰۲۱۱ تھانوی صاحب کیا رسلیا دالے نے اپنے خصم کا کلام بھی نہ بچا
 اس کے اسی جز کردن کے لیے انباء المصطفیٰ میں فرمادیا تھا کہ تاریخ نامی نزول
 پہلے کی ہوگی یا بعد کی بر تقدیر اول مقام سے محض یہ کہ نہ اور استدلال نہ مرن جال
 بلکہ دلو انہ بر تقدیر ثانی اگر مدعا و مخالف میں محض مزید نہ ہو تو استدلال محض عرط القیاد
 الخالفین جو پہلے پیش کرتے ہیں سب اصحین یا قسم کی ہیں دیکھیے اسنے آیت پیش

استدلال تھانوی کا باہواں اور

رسلیا تھانوی دو سوال اسباب

کی کہ تمامی نزول قرآن کریم سے بہت پہلے کی اور پھر اس کے مدد سے نفس بھی نہیں
 نفس ہونا اور کفر خود اور مکرانہ عا و معین نہ بنا جبکہ کلام اللہ میں اپنی طرف سے چونکہ
 نہ جوڑا تو وہ نون محبتوں کی جامع ہوئی افسوس کہ جنادیز کے بعد بھی نہ
 سوچھی۔ سوچتے تو جب کہ عقل کا نام نشان لگانا گیا ہو وہ ہمارے اور آپ کے تعلق
 سے رسلیا واسلے سے سلب ہو چکی ہو دیکھیے اور حضرت فرمان ہوا تھا کہ جو ایسی دلیل
 پیش کرے وہ نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ ہے تو ہمارے نزدیک رسلیا والا عقل سے
 کسے پر کنارہ اور آپ نے نفس الایمان میں کیا کریمہ ہو کتنا اعلم الخیب میں علم
 بالذات مراد فیکر ربط البنان میں اسے نہ صرف عقل بلکہ بدایت عقل کے خلاف بتایا
 تو خود آپ کے نزدیک رسلیا واسلے پہ جنوں سوار غرض اور مکر جنوں ہونا وہ نون
 ذوق کا تعلق علیہ ہر پھر بھی کیا گیا ہے غیب دان تو رہا کہ اس کے نزدیک ہر ہنگام
 غیب دان ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ جناب تھانوی جیسا کہ آیت
 کریمہ سے آپ کے استدلال کو بارہا تیرا تین کرنا کہنے یہ بارہ روز میں کہ
 استبد رسلیا کی ہوس کا موٹہ بھرے کو آپ کے نزدیک کافی ہو گا سے چقدر بدعت
 تو سن پیش دو اللہ اعلم من چقدر مزیدہ است او چقدر رسالہ ام من فیصل و ام
 اور بار رسالت سے تھانوی کی نامرادی۔ رسلیا اب آیت سے گزر کر ایک حدیث سے
 سند جاتی ہے اس میں بھی جو نہ تعالیٰ اس کی خبر لیتا جو ان اللہ عزوجل کو بار بار
 تو مکر و پھر کی تھی وہ دیکھتے ہی کی سرکار سے بھی نامراد واپس ہوتی ہے و علیہ السلام
 علی علیہ السلام و بارک وسلم و باللہ التوفیق سوال ۱۴۵۱ تھانوی جیسا کہ
 قرآن میں حدیث میں ہے کہ بعض یقینوں کی نسبت قیامت میں حضور

رسلیا والا کیا ہو کر پھر عارا اور تھانوی جیسا کہ اتفاق ہو

فیصلہ

اقدس صلۃ اللہ علیہ وسلم سے کہا جائیگا ایک التدری ما عندنا البدرک معلوم ہو
 کہ قیامت کے بعض ازمۃ تک بھی آپ پر بعض کو نبات ظاہر نہیں ہوئے بالذات
 نہ بالخطا تھا تو یہ صاحب کیا اُنکو معلوم ہے کہ یہ حدیث کسی ہر اسکی خبر دینے
 والے کون ہیں خود حضور پر نور سید یوم النشور سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی او فرما رہے
 ہیں کہ جو جو میں کوثر پر سید حضور حاضر ہو گا وہ پیئے گا اور جو پیئے گا کبھی پیاسا
 نہ ہو گا اور کچھ لوگ آئینکے جنھیں میں پہچانوں گا اور انھیں پہچانینگے پھر مجھ تک پہنچیں
 سے روکنے جائینگے میں فرماؤں گا یہ بھی مجھ سے تعلق رکھتے ہیں اس پر فرمایا
 جائیگا حضور کو خبر نہیں کہ انھوں نے حضور کے بعد کیا کیا۔ میں فرماؤں گا وہ جو
 دور ہو وہ جسے میری بعد تبدیل کر دی اتنے جب خود حضور ہی اس واقعہ کی
 آج الملاح دے رہی ہیں تو علم نہونا کیا معنی بلکہ قطعاً علم ہر دور روز قیامت کی
 اس عظیم شغولی میں ذہول فرما نا ہو گا تو حدیث تمھاری مخالف ہے نہ کہ تائید
 اگر کہیے ممکن کہ یہ اجماعی علم دیا گیا ہو کہ بعض لوگوں کے ساتھ ایسا واقع
 ہو گا اور تفصیلی نہ بتایا گیا ہو کہ وہ فلاں فلاں لوگ ہونگے لہذا اس احتمال
 کہ جو منع کیے جا رہی ہیں شاید انکے غیر ہوں جنکی ممکنہ خبر دی تھی انکے روکنے
 پر انکار فرماؤں گے اقول کہنے کی نہیں بدی آپ استدلال میں اُنکو ممکن نہیں
 دے لعل کافی نہیں جیسا یہ ممکن ہے کیا یہ ممکن نہیں کہ تفصیلی علم دیا
 اور اس شغولی عظیم میں یاد نہ آتا کہ آپ یہ کس گھر سے لاسکتے ہیں کہ معلوم ہو گا
 آپ پر بعض کو نبات ظاہر نہ ہو نہ بالذات نہ بالخطا ہاں یوں کہیے کہ معلوم ہوا
 کہ حضور پر بعض اوقات بعض معلومات سے ذہول روا ہے پھر یہ ہمارے کیا احتمال

اگر کہیے ذہول غلاف نام ہے اقول اگر تھیں مہمات مشرعیین حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم بشمار کاموں کی قدر ہو تو جانا کہ اصلاً ذہول نہو نا ہی غلاف ظاہر اور اسکا دعویٰ غرض ہے اصل دنیا سر پر محمود حسام الحرمین شریفین خلاصہ فوائد فتویٰ ۱۲۰ میں قیامت کا بیان دیکھو تو اسدن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم مشغولی ذکر ورون حصوں کی ایک نہ معلوم ہوا غلطی نہ آکر ذکر ورون جو کار ورون جس عظیم عقل پروردگار کو اگر حواس جائیں ابن وآن در کنار خود گم ہو جائے یہ تو انھیں کا ظرف معلوم ہو کر باوصف ان بشمار عظیم مشغولیوں کو تمام جہان کی خبر گیری فرمائیں گے شکوہ ہا شکوہ بھی بہت زائد عام احلا کھون منزل کر ورون کو سسوں کے فاسلوں پر مقام اور ہر جگہ بشمار مختلف کام اور اس سر سے سے اس سر تک ایک تنہا ہی خبر گیری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی عراط پرین گزر کر رہیں ابھی عرض پرین جلیون کو بچھا رہے ہیں ابھی میزان پرین اعمال تلوار پرین - کر ورون طرف سے یا رسول اللہ یا رسول اللہ کی دردناک صدا آئیں آرہی ہیں اور انھیں ہر ایک اوس سے زیادہ پیارا جیسے مان کو تلوار بچے - دوسر کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا عقل و حواس والا ہوا اس سے بہت ہلکی سی ہلکی حالت میں سب بھول جاتا ہے اولاً امام احمد سند میں امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ہوا غم کے سبب بعض صحابہ کے حواس برباد ہو گئے اور انھیں مدینہ منورہ میں بیٹھا ہوا تھا عمر غنی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے اور سلام کیا مجھے خبر بھی نہ ہوئی فاروق اعظم نے صدیق اکبر سے اسکی شکایت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اب دونوں حضرات

کرام نے تشریف لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ان لاترک علی ایک عمر سلام
 کیا سبب ہے کہ تم نے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا کہ تم نے اس
 میں سے تو ایسا کیا فاروق نے فرمایا لے واللہ لقد فعلت ان ہاں خدا کی قسم تم نے ایسا
 کیا میں نے کہا واللہ ما شرت ایک مررت ولا سلط خدا کی قسم مجھے نہ تمہاری آنے کی خبر
 نہ سلام کر سکی حدیث نے فرمایا صدق عثمان وہ شغلک من ذلک امر عثمان سچے میں کسی عظیم شغل
 کے باعث تمہیں خبر نہ ہوئی۔ پھر عثمان غنی نے اپنی نگرانی کی کہ میں اس وقت اس سوچ میں
 تھا۔ دیکھتے ہزاروں برس پہلے کی سنی ہوئی بات دکرنا رکھوں کے سامنے آدمی آئے
 اور سلام کرے اور تنگ انسان نہ اسے دیکھے نہ اس کا سلام سے تائید عرصات عشرین
 اولین آخرین صحابہ تابعین علما محدثین روایہ مخرمین سبھی ہو گئے کونے کونے حدیث
 شفاعت نہ سنی کہ لوگ درجہ بندہ آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام
 کے حضور حاضر ہو گئے اور مرموم پھر گئے نفسی نفسی سینے کے اخیر میں جب بعضہ ختم رسالت علیہ
 افضل الصلوة والرحمة باریاب ہو گئے مراد پائے گئے انالہا انالہا کا مژدہ جان بخش سینے کے
 میں ہوں شفاعت کے لیے میں ہوں شفاعت کے لیے کہ درون سینے رسالت پڑھنے
 پڑھنے روایت کر لے کتابوں میں لکھنے و عطلوں میں بیان کرنے والوں کو سیکو یاد
 نہ آئیگا کہ یہ وہی واقعہ ہے جیسے ہمارا کچھ کہہ جاتا ہے اس سخت معصیت کو وقت کیوں نہ
 بھٹکے پھرین سر سے سوہن نہ ماضیوں جہاں سائل کو مراد ملتی ہے غیر اس وقت سب
 بھولے ہو کر تھے آدم علیہ الصلوة والسلام سے جو آپ سے کہتا تھا کہ یہ وہی واقعہ ہے
 یہاں بھی یاد آتا تو نوح علیہ الصلوة والسلام سے مایوس پھر کر یاد آتا تو ہن درجہ کہیں تو
 سیکو یاد آنا کہ یہ وہی واقعہ ہے کہ سب میں سب جاتے پہچانتے ہیں ہر ہون انکر

دیوں میں مشغول رہے ہیں اس قدر عظیم و کثیر یاد دہانیوں پر بھی گروہ میں ایک کو اصل
 یاد نہ آئیگی یہاں تک کہ جو ترتیب ارشاد ہوئی ہے پوری واقع ہوئے اور ضرورتاً کہ یاد نہ آئی
 کہ خبر تو یہ فرمان ہوگا کہ یوں ہوگا کہ اس میں فرق پڑنا محال ہوگا میں یہاں بھی خبر ہی ارشاد فرما رہی ہیں کہ یوں
 ہوگا بعض لوگ یوں روکے جائیں گے میں یوں فرماؤں گا بلکہ یوں عرض کریں گے تو جیسا
 کہ خود بتایا ہوا خود فرمایا ہوا واقعہ اس وقت ذہن اقدس سے اتر جائے کہ یاد آئے پر
 ہرگز اس کے بغیر ماننے کے وہ جواب تکرار واقع نہ ہوتا اور حکم غلط محال ہو تو ذہول و اعجب ہی
 لیقضى الله امر اكان مفعولا ثالثا انما امر كرام عليهم الصلاة والسلام سے زائد
 کس کی عقل کی قیامت میں رب عزوجل ان سے پوچھیں گا ماذ الجبتم تم جو بات کے لیے
 آئے تھے تمہیں کیا جواب ملا عرض کریں گے کہ علم لانا ہمیں کچھ خبر نہیں عالم القرآن سیدنا
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور امام مجاہد و امام حسن بصری و زید بن اسلم
 مولای امیر المؤمنین فاروق اعظم و سدی کبیر ائمہ تابعین نے فرمایا کہ مہیت کے سبب
 انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کو ذہول ہو جائیگا یہ تمام ماجرا کہ عمر بھر کفار و مجار کے ساتھ
 محو تھیں گے ان اصلا یا دنر میگاہذا عرض کریں گے میں کچھ خبر نہیں بھرب حواس برجاہیں گے
 ابوہریرہ و ابی بنی حاتم و ابو الشیخ حضرت عالم القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 اس کی کہ کہی کی تفسیر میں راوی قال فرقا تہل عقولہم ثم یرو اللہ عقولہم فیکونون
 ہم الذین یسألون خطیب اوسی جناب رفیع سے راوی یتادی کل آدمی یومئذ یارب
 نفسی نفسی ہا سالک غیر اتے ان ابراہیم لیتعلق بساق العرش یتادی یارب نفسی نفسی
 ہا سالک غیر ہا و بیگم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول یارب اتی استی الامم یزعمون فندونک
 یعنی بالانبیاء والمرسل فقال لہم ماذ الجبتم قالوا لعلنا طاشت الاعلام و ذہبت

العقل فاذا رجعت الغيوب الى المكنيا نزل عن امن كل امه شحميد افطننا عا لوالها
 فعلوا ان الحق لله فرباني وعبد الزاق وعبد بن حميد وابن حميد وابن المنصور ابن
 ابی حاتم والوال شيخ حضرت محمد بن راوی یفرعون فيقول ماذا اجبتهم فيقولون لا علم لنا
 نروا اليهم انهم يعلمون والوال شيخ زید بن اسلم بن راوی ياتي على الخلق ساءه يذل فيها
 نفس كل ذي عقل ثم قرأوا جميع الله الرحمن ابن ابی حاتم والوال شيخ حضرت حسن بصري
 اس آية كريمه کی تفسیر میں راوی قالوا لا علم لنا قال من ہول ذلک الیوم ابن جریر وابن ابی
 حاتم والوال شيخ سدی سے کریمہ مذکورہ کی تفسیر میں راوی قال ذلک انہم نزلوا منزل اولیہ
 فیہ العقل فلما سئلوا قالوا لا علم لنا ثم نزلوا منزل آخر فشهدوا على قومہم ان تمام
 احادیث و تغایر صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کروں
 ہر شخص اپنی ہی فکر میں ملطمان بچان ہو گا یہاں تک کہ شیخ الانبیا خلیل کبریا سیدنا ابراہیم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ساق عرش سے لپٹ کر عرض کریں گے اے میرے رب میری اپنی جان
 میری اپنی جان میں اس کے سوا تجھ سے اور کچھ نہیں مانگتا۔ ہاں ایک وہ پیارا راہنہ نبی ہمارا
 وہ بیکسوں کا سہارا وہ باریاروں کا یا راہ شفاعت کی آنکھ کا تارا وہ محبوب محشر ارا
 سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتا ہو گا اے میرے رب میری امت میری امت انھیں
 امت کے سوا اور فکر نہ ہو گی ایسے وقت میں اللہ عزوجل رسولوں سے پوچھیں گے تمہیں
 کافروں نے کیا جواب دیا دہشت جمیت کے سبب کچھ یاد نہ آئیگا عرض کریں گے ہمیں
 کچھ علم نہیں پھر جب دل ٹھکانے آئیے گے ہر نبی اپنی قوم پر شہادت دے گا یہی اللہ
 تعالیٰ علیہم وسلم اللہ انصاف ایسے عظیم وقت میں اگر سنکھوں مہاسنکھوں میں
 سے چند شخصوں کے بعض احوال خیال آتے ہوں تو اس کے ثواب سے اور تر جانیں تو اس کے ثواب سے

یا اصدا کوئی بات ذہن سے نہ اوترنا ہی تعجب و خلاف ظاہر ہے۔ الحق الحق کروں یا کرو
 علوم کریمہ اور اشغال جلیلہ غلیظہ من مستحضر رہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
 معجزہ اور ایک عظیم فرق عادت بشری ہے تو نادرا اور کے خلاف یعنی موافقت عادت کو
 خلاف ظاہر کرنا کیسے احمق جاؤں یا سٹ دمدم سمانہ کام ہے اور کے غلام اہل اسلام
 سے اتفاق کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا یہ کرم عظیم اور یکھین دوچار جزئیات سربہ نادر
 زہول بھی ہو تو رحمت ہی کی جانب ہوا ذہن کراوتری تو او کو یہ کام ہی اوترے وہ خود یاد
 ہوا رہے کہ یا رب منی ومن امتی اسے میرے رب۔ تو میرے بن میری امت خود بن
 سے کہ رستن بکار امت خود این چنین باید بن بین در نام او گنجین میم مشہد دہا
 سے ایسی بندھی نصیب کھلر شکنیں کھلیں : دونوں جہان میں دہم تھاری کر کی ہو

صلی اللہ تعالیٰ وسلم و بارک علیہ و علیہ آکہ قدر نعمہ و انعامہ و جوارہ و جوارہ و جوارہ
 و صلبہ و جمال و عزہ و کمالہ آئین تعلیمیہ ہمیں سے ظاہر ہو گیا کہ نفی علم بطرح بحال عدم
 منی ہو سکتی ہے یہ بین بحال ذوال ذہول بھی کہ حضرات سرسلین کرام تعلیم الصلاۃ
 و اسلام نفی ہی فرمائی گئے کہ علم لنا ہمیں کچھ علم نہیں سوال ۱۴۴۱ھ انتہائی حب
 یہ تو رسد بالی کا کچھ کی کھینیا یعنی بودیم پوچھ بیٹھہ استدلال پر احتمال بلکہ ظہور ذہول کا
 علم تھا اور کے توڑنے کو یہی بہت تھا آگے تھیل کے بھاری پتھروں کا منیہ لیجے ایک
 دوسرے سے بڑھ کر گراں و کھان تر و بالہ الشوفیق تھا انوی صاحب احتمال در کنا را پ
 یہ تو بتایا کہ خود در سلیمان و اے کو بیان وقوع ذہول ماننے سے کہ ہر مغربہ بکا ان ہول
 تو انکار فرما کر وہ مقول مگر جب یاد کر کہ کچھ لوگ اپنی بڑی کچھ باعث حکم الہی عرض سے
 قلمباروں کے جائیئے جنگے لیے اس باب میں شفاعت بھی قبول نہ ہوگی بلکہ شفعہ از کنا

در شفا کمال تھا انوی کا دوسرا رد

عقل کو پاس ہو کر نہ منگی

حال سنا خود بخود بخین دور دور فرمایا گیا والدیہ ذابا لہ تعالیٰ تم پر سورہ مسلمی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تو اگرچہ انکی تفصیل معلوم نہ ہو تا ہی فرض کر لین حکم مسلم الوقوع پر انکار کے کیا معنی اور
خلاف مرضی الہی شفاعت پر اقدام حضور سے کب متصور اور بخین روکتے ہی خیال
اقدس میں آجانا لازم کہ یہ وہ لوگ ہیں جنکا روکا جانا اللہ عزوجل کی تقدیر نافذ
و قضاء میں نامکن الر دہی جسکی خبر خود ہمیں ارشاد فرمائی تھی۔ اس کے لیے بالتفصیل
اوضہ میں نام بنام جاننے کی کیا ضرورت اور اس احتمال کا کیا منشا کہ اگرچہ اللہ عزوجل
ہمیں خبر تو ایسوں کے روکنے کی دی ہے مگر یہ شاید اور ہوں۔ غایت یہ کہ اگر دریا
فرماتے بھی تو یوں فرماتے کیا یہ وہی لوگ ہیں جواب ہو جاتا ہاں وہی ہیں قصہ ختم
شد کہ شفاعت پر اقدام فرماتے کہ یارب منیٰ دین اسحق الہی یہ میرے ہیں اور میری
امت۔ اگر بغیر غلط اور لوگ جوئے کا احتمال ضعیف خیال الذونین گزرتا بھی تو ظاہر
پہلو پر شفاعت خلاف مرضی تھی اور ایک احتمال پر شاید مرضی اور رسول کی شان
نہیں کہ ایسے امر پر اقدام فرمائے جس میں غالب پہلو نامرضی الہی کا ہے بلکہ رسول کے
علاموں کی شان ہے ہر اوس امر سے دوری جس میں ضعیف پہلو نامرضی خدا کا ہو و دع
ما یریک الے ملا یریک تو بلا شبہ ثابت کہ یہ خود ارشاد فرمائی ہوئی حدیث اوثق
ذہن اقدس میں نہ ہوگی ورنہ ہرگز اونکے روکنے پر انکار فرماتے اور جب اجمال سر
ذہول ثابت و متفق جسکے ماننے سے رسایا جاری کو بھی مضر نہیں تو تفصیل سے
ذہول بدرجہ اولے ثابت کہ وہ اجمال منع سے زائد ہے۔ تھانوی صاحب اب
استدلال کی خبر میں کہیے اب رسایا کی عقل یا کے ناخن لیجیے کیسا دلیل علم کو عدم
علم کی دلیل بنائے لیتی ہے۔ تھانوی صاحب ذہول منافی علم جریا مقتضی علم

کھانوسی است لال پیر سردار دیکھانوی تھا کا صحاح احادیث کو جھٹلانا

رسلیا والے سے کہیے عقل دیوبند گنگوہہ نانوتہ انہیٹہ تعالیٰ بھون کے نجد یون
 تو کی دشمنی رکھتی ہے ع یہی بس ہے کہ وطن ایک انہیٹہ ہے۔ کسی اور گاون
 میں کچھ راسون کو یا تھوڑی دیر مانگے کوٹے تو چوہ پٹ آنکھوں سے سوچے اور باجر
 گھر پر تیر چھری پھیرنے والی حدیث کو اپنی حلیاتی نہ سمجھے۔ مگر رسلیا تو اسی اذنی
 مت پر قائم ہے کہ سارے اعلان موافق و طواعی تو ادا کیے بغیر کرین اور وہ اوتکے کلام کو
 اپنی سند جانے کدک رکھ دیتے اللہ علی کل قلب شکم جبکہ سوال ۱۲۷
 تھا نوی صاحب ہیں حکم ہے اذ بحکم فاحسنوا الذبحۃ جب ذبح کرو تو اچھی طرح
 ذبح کرو۔ میں رسلیا کو یون سسکتی بلکتی بچوڑو لگا بلکہ چٹان کا چھرا جب تک اوتے
 ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ روکو لگا۔ میں ثابت کرو لگا کہ اجمالی حد کنر بلا شبہ حضور
 علیہ السلام کو اوتن لوگوں کا تفصیلی علم اس واقعہ سے بہت پہلے عطا ہوا
 اور رسلیا کا کہنا کہ قیامت تک بھی آپ پر بعض کو نیات ظاہر ہو کر محض کذب و افترا
 و تکذیب احادیث سید الانبیاء علیہم السلام والنبا بزرگسند میں بسند صحیح
 جید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حیاتی خیرکم وماتی خیرکم تعرض علی اعلیٰکم فاما کان من
 حسن حدیث اللہ علیہ واما کان من سبی استغفرت اللہ کم میری زندگی تمہارے لیے
 بہتر اور میری وفات بھی تمہارے لیے بہتر۔ تمہاری اعمال مجھ پر عرض کیے جائیں گے
 میں بھلائی پر چھڑاؤں گا اور برائی پر اللہ تعالیٰ سے تمہاری بخشش چاہوں گا
 مسند عمارت میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا ماتت کانت وفاتی خیرکم تعرض علی اعلیٰکم جب میں

انتقال فرماؤنگا تو میری وفات تمہارے لیے خیر ہوگی تمہارے اعمال میرے حضور
پیش کیے جائیں گے میں نیکیوں پر حمد اور دوسری بات پر تمہارے لیے استغفار
فرماؤنگا ابن سعد طبقات اور حارث مسندین اور قاضی اسمعیل بسند صحیح بکر بن
عبید اللہ زنی سے اسکے مثل راوی امام ترمذی محمد بن علی ولد عبد العزیز سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعرض اعمال یوم

الاثنين والخميس عن النبي صلى الله عليه وسلم على الانبياء وعلى آلهما والامهات يوم الجمعة
بروز شنبہ و جمعہ کو اعمال اللہ عزوجل کے حضور پیش ہوتے ہیں اور ہر جو کو
انبیاء اور ان باپ کے آگے ابو نعیم علیہ السلامین انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اعمال امتی تعرض علی علی کل
یوم جمعہ بیشک ہر جمعہ کے دن میری امت کے اعمال مجھے پیش ہونگے امام اجل
عبد اللہ بن مبارک سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

راوی یس من یوم الا وتعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال اسنہ غدیر
و عتیا غیر ہم بسیم و اعمالہم کوئی دن ایسا نہیں جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پراوٹکی امت کے اعمال صبح شام دو وقت پیش ہوتے ہوں تو حضور
او کو اونکی پیشانی سے بھی پھپھانتے ہیں اور انکے اعمال سے بھی تفسیر شرح
جامع صغیر ملن ہے وذلک کل یوم کما ذکرہ المولف و عدد من حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علیہ وسلم و تعرض علیہ ایضا مع الانبیاء و آلاہما یوم الاثنين والخميس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیشی تو ہر روز ہے جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی نے
ا ذکر فرمایا اور اس حضور کے خاصہ سے گنا اور ہر دو شنبہ و جمعہ کو بھی حضور پر

ہر کسی شخص کو قرآن عظیم کی کوئی سورت یا آیت دی جائے وہ اس سے بھلا دے بلکہ اپنی
 مجسم کیرا و فیاضی و مقدسی مختارہ میں اسلئے صحیح حدیث میں اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ خبر

سنی تانا اعراف بار علی صہم من احکم بعنا صہ لات اس جہرہ کے پاس میری امت مجھ پر
 پیش کی گئی یہاں تک کہ میں اونہیں ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسے تمہیں
 کوئی اپنے پار کو۔ اٹھانوی صاحب اب حضور پر بعض کونیات ظاہر نہ ہونے کی خبر سن کہیے
 کیا آپ نے کہیں سے کہیں کیا کتنی بڑی بذات بیباک اور احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی تکذیب میں چالاک اور اسے نفی فضائل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی کیسی غوغا مچا پاک ہے نا تھا کہ بعضی لادب صہم حکم قعی القلوب البقی فی الصدہ
 سوال ۲۷۹ اٹھانوی صاحب رسلہ سے کہیے علی کہاں تھوڑا اور لیتی جا کر نہ
 ہی میں خاص یہ واقعہ بھی اور وہ لوگ اور ان کی حالت سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کو نہ فقط بتانا بلکہ انکھون دکھا دی گئی صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں انا انکم فاذا زمرۃ

حق اذاعہم خرج رجل من نبی و منہم فقال لهم فقلت این قال الے النار والشدت
 لو انہم قال الہم ارتدوا البعد علی اداہم القہر قری من سورہ اٹھانوی کا ایک گروہ
 اگر رہا یہاں تک کہ جب میں نے انہیں پہچان لیا ایک شخص نے میرے اور ان کے جملہ
 سے ٹھکر کر کے کہا ان میں نے فرمایا کہاں۔ کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف۔ میں نے
 فرمایا انکا کیا حال ہے۔ عرض کیا حضور کے بعد اوٹھ پاؤں اپنے پیچھے پٹ گئے۔ اکثر کی
 روایت نامم ہے اور روایت بعض قائلہ اس کے منافی نہیں اور اس کی توجیہ و تفسیر

استدلال اٹھانوی کا یا پھر ان احادیث و روایات کی جہالت

کہ نہ رہی فی المنام ما یستقیم لہ فی الآخرة کما فی الرقود الفصح وغیرہا یعنی جو ائمہ آخرت میں
 ہوتے والے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلے ہی خواب میں دکھایا گیا
 اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خواب بھی وہی ہے تو روایت اکثر کی نفی ناممکن اور
 عمدہ وغیرہ کا قاف کو اوجہ کہنا نون کا انکار نہیں نہ اس کے وجہ ہونے کے منافی
 بلکہ انصافاً اس سے اوجہ کہنا خود محل نظر و محتاج وجہ ہے۔ تھانوی جیسے اب تو
 تمام عموماً و احتمالات سمجھ کر اخص الفصوص نفس واقعہ کے وقوع پر آگئے اب
 رسل کی نبض دیکھیے موت کے بعد کی گرمی بھی ہے یا وہ بھی رخصت ہوئی۔
 تھانوی صاحب ڈو بتا سوار پکڑے اور صبح کا لہجہ بال کے متواتر بتا چو آواز الے
 میں اونسے آنکھ میچ لے تو کیا انھم مغرقون سے بیچ جائیگا مگر اب رسل کی میٹھ
 مقامی من حدید لو ہے کے گزروں سے ٹھوکیے کہ اتنی سی جان اور شیر و ان کا
 میدان اور اوسمیں اسکے کہ شمعوں کی یہ آن بان۔ شاہان ششنبو بہ تری جگر کو
 سوال ۵۰ تھانوی صاحب اب رسل کو دوسری گردٹ لٹائیے یہی
 حقیقہ صبح سلم شریف میں حضرت اسمائیت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے
 یون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیدو خدا اس دونی
 فاقول یا رب منی ومن امتی فیقال اما شعرت ما عملو البعدک کچھ لوگ مجھ تک پہنچے
 پہلے پکڑ لے جائیگے میں عرض کر دوں گا اے میرے رب میرے بین اور میری امتی
 اس پر کہا جائیگا کہ حضور کو معلوم نہیں کہ انھوں نے حضور کے بعد کیا کیا۔ اسکے
 سامن مغربی ہیں کہ حضور کو معلوم ہے یہ استفہام انکاری ہے اور نفی کی نفی
 اثبات تفسیر اتفاق میں ہے انہ استفہام انکار والا انکار نفی تو وہ دخل علی الفتی نفی

استدلال تھانوی کا چھٹا درجہ و نفی تہت رسل و انبیاء

کی آنکھیں بند۔

انقی اثبات ومن اشبهه اليس الله بكاف عبدك المست سركم اور دوسری حدیث
 صحیح مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں میں تمہیں ملکہ فیقول وہل تدری ما حدیث البعدک بھی بلا وقت اسکے موافق
 کہنے بل اثبات میں بکثرت اخبار و تقریر کے لیے آتا ہے قال تعالیٰ هل تولد البکفار
 ما کانوا یفعلون ۵ وقال تعالیٰ هل لای علی الا انسان حین من الہم لم یکن
 شیا مذکور ۵ وقال تعالیٰ هل فی ذلک ہم الذی حجروہ ہی حدیث اسماء صحیح بخاری
 میں بلفظ هل شعرت ما حملو البعدک ہر معلوم ہو کہ یہاں کا ہی مفاد ہے جو استفہام
 الکار ہی اما شعرت کا یعنی اثبات علم تو اس صحیح بخاری میں ما حدیث انش ابن سوہب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما فیقول لا تدری ما حدیث البعدک کہ تقدیر ہمزہ شائع و ذائع ہے قال تعالیٰ قال ہذا
 ہا ہی تین جگہ ای ہذا ربی وقال تعالیٰ وکلک فعمدہ تمھنھا ای او تمھ اور قرأت
 ابن محسن میں ہر سوا علیہم انذر تمھم بلکہ علامہ طبری شارح مشکوٰۃ فر حدیث البریج
 کو مختلف ہمزہ استفہام الکار ہی پر محمول کیا حالانکہ ایک روایت ان الہر ہے اور کثرت
 کہ تحقیق منافی استفہام الکار ہی نہیں قال تعالیٰ قالوا لئذ استناد کنا ترابا وعظاما
 عا لما یجدون دوہری تاکیدوں کے ساتھ ہمزہ انکار یا عالم میں ہے قالوا لئذ علی
 طریق اللکار والتعجب یوں تمام حدیثیں متطابق اور اثبات علم پر متفق ہو جائیں گی بل سبب
 حدیثوں کا مطلب یہ ہو گیا کہ فرشتہ عرض کرے حضور کو تو خود معلوم ہے کہ انھوں نے
 حضور کے بعد کیا کیا تھا تو ہی صاحب اب حضور پر ظاہر ہونے کی خبر میں کہیے تھا تو ہی
 صاحب حدیث حضرت اسماء اور اس تقریر میں واسطے کی بھی خبر تھی تھا تو ہی صاحب ہا
 کیا جواب ہے تھا تو ہی صاحب کیا مستدل بنا آسان ہے سوال ۱۵۱

استناد الی انھما تو ہی کا سالو الی ان روئے رسالہ الی الی بزمی

جائے دیکھیں تطابق نہ سہی بعض حدیثیں اثبات علم کر سکیں اور بعض نفی۔ اربطین کیا ہے۔ وہ دیکھو ذہول اسکا کافی ضامن۔ علم حاصل اور اس وقت اوس سے ذہن ذاہل بنظر اول اثبات ہے اور بنظر ثانی نفی۔ اب استدلال کی بنیاد دیکھیں تھانوی صاحب رسلیا سے کہیے نازک نازنینوں کو معرکہ مردان میں آنا کسے مانا ترا کہ گفت کہ اسے نازنین زبردہ برآئے بغیرہ برصع مردان شہر انگلن زن سوال ۵۲ آپ نے دیدہ و دانستہ رسلیا والے کی کوری دیکھی وہ گنگوہی بن گیا تو آپ کی توپٹ نہیں کیا آپ نے بھی رسلیا کو نہ سوجھائی کہ ہے کی بچوٹی وہ دیکھتے تھیں اکبر آج سے بارہ برس پہلے انباؤ المصطفیٰ بن فرما چکا ہے کہ ہاں وہاں تمام نجدیہ دہلوی و گنگوہی و جنگلی و کوی سب کے دعوت عام ہے اجماع و اشترک ہے چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالتہ یا ایک حدیث متواتر یعنی الافادۃ چھانٹ ملائیں جس سے صاف مزاج طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد بھی اشیاء مذکورہ ماکان و مایکون سے فلان امر صواب و قد صحت اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی رہا جسکا علم حضور کو دیا ہی گیا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا یجھدی کیداً لکھا تینوں اگر ایسا نص نہ لاسکو اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دعا بازوں کے مکر کو و انھما للہ صرب العالین کچھ سمجھے کہ یہ جلد جسکا علم حضور کو دیا ہی گیا تھا رسے ایسے ہی دہم ہوں گی وارو کو بڑھادیا تھا کہ ذہول خود علم دیا مانا چاہتا ہے نہ کہ علم دیا ہی گیا۔ کیون تھانوی صاحب اتنے شدید کوڑے کے بعد بھی رسلیا دہی او نہ بھی لائے اور کیوں نہ ہوتا کہ وہ تو فرما دیا تھا ہم

کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گئے اللہ عزوجل اپنی ایمان والے بندوں کا قول پیا
 کرتا ہے یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا فی الاخرۃ
 والحمد للہ رب العالمین سوال ۵۳ | تھا تو ہی صاحب سب جانے دو
 انبیاؤ المرسلین میں قرآن عظیم کی آیات قطعیۃ الدلالات سے روشن ثبوت دیا
 کہ روز ازل سے روز آخر تک کے تمام ماکان و ماکین کا مفصل و روشن و واضح
 علم اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کیا
 پھر فرمایا نہ حدیث آحاد اگر یہ کیسے ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو مگر قرآن کی تخصیص کو کسی
 بلا و سبب سے حضور مصطفیٰ ہو جائیگی پھر اور کھول کر دکھادیا کہ معنی الفین ان آیات کے
 خلاف پر اسرار ایک لیل صحیح مرتج قطعاً الافادہ نہیں رکھا سکتے اور اگر بغیر من غلط
 تسلیم ہی کر لیں تو ایک ہی جواب کافی کہ عموم آیات قطعیۃ قرآنیہ کی مخالفت میں
 اخبار آحاد سے استدلال محض ہرزہ باقی پھر اسپر تین تصریحیں تمہارے پیر منان
 گفتگو ہی جی کی سنادی تھیں کہ خبر واحد یہاں سفید نہیں (۲) قطعیات کا
 اعتبار سبب نہ ظنیات صحاح کا (۳) آحاد صحاح معتبر نہیں پھر تمہارے طائفہ
 پھر کہ دعوت عام میں عاف سناد یا تھا کہ ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھٹا
 اولین اور سلیا استدلالیاتیات تاہرہ کے بعد بھی وہی ایک حدیث آحاد لیکر چلی
 ان ری جیما تھا تو ہی صاحب دھرم و دھرم سے کہیے رسلیا اندھی ہے یا لکھی یا
 سکارہ نادافنون کو چھٹنے کے لیے دیدہ و دانستہ اندھی لکھی بنکر نکلی۔ آدمی کی
 صورت کبھی بان نہ۔ کچھ بول دو جی کر کر کے آنکھیں بند کر کے انہی موندھی لکھی
 اصول دو۔ تمہاری چپ سے تمہاری جھاری جھاری جھاری جھاری کی اور بھی

استدلال تھا تو ہی کا اکھواں رد۔ رسلیا ہی جی جی صورت واسی

غالب کتابی و تھا تو ہی صاحبان میں لکھا

راہ ماری۔ مجھ تو کوئی ایسا رقیہ بھی یاد نہیں کہ چپ کا بھوت نکھارے سر سے
 اوتار دوں۔ تھانوی صاحب مع الکھین تو ملاؤم کہاں ہے۔ بہت تیری
 خاموشی کی۔ ختم کا تول نہانا ہوتا اپنے بزرگ گشتوی جی کے بیون قول تو دیکھ
 ہوتے یا وہ بھی تینون ہضم کر لیے۔ جب وہ صاف نفلون میں بار بار بتا گئے کہ
 یہاں حدیث آحاد اگر کسی ہی صحیح ہو کر قابل اعتبار نہیں تو قرآن عظیم کریم
 اپنی اوندھی سمجھ سے یہ حدیث آحاد کس موٹھ سے لیکر چلے۔ عین تو اسکا کوئی جواب
 دینا ہی تھا وہی گنگوہی تخلیث کے ثلاثہ پیش کر دیتے تھے مگر الحمد للہ ہم اس
 پہلے بعد البواہیہ جنم سات جواب کا کامل عذاب اوتار چکے اس کے بعد آٹھواں بھی
 دکھا دیا کہ رسلیا جو آٹھوں کا ختم کیت ہے اسکی ہر گانٹھ کھول دی جائے
 کر بان بھی کو سہو ہوا مثل مشہور ہے ان بیٹی کی لڑائی دودھ کی ملائی۔ آپنے
 حضرت گنگوہیت ماب کا جو خزان کیا اونھیں کی مسنت پر قائم ہو کر کیا وہ ضاب
 تناقض نصاب اپنی اسی براہین میں بان بان اسی بحث میں جہاں قول اول
 لکھ کر احادیث علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل و سیکار کر دیا تھا
 اگرچہ صحاح بخاری و مسلم سے بھی اسے درجہ کی ہون و میں وہیں اسی موٹھ میں جب
 علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفی پر لے ایک حکایت ہے اصل نقل کر لے
 کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھو دیوار کے چھبے کا بھی علم نہیں صحاح آحاد
 بالا طاق ایک اصل حکایت پر اوقات رہ گئی اور وہ بھی اس ڈھٹائی سے کہ
 شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں حالانکہ شیخ قدس سرہ تو یہ فرماتے ہیں کہ این
 سخن اصلے ندارد و روایت ہا ان صحیح نشدہ است غرض بات وہی ہے کہ

گنگوہی تھانوی صاحبان کا کیم کہ عذر

کے برخلاف کہہ رہا مگر اس بحث خفیض الایمان کے رد میں بفضلہ عزوجل مستقل رسالہ
 الحکم الشرائعی لکھتے التالو می موجود اب قصد کرتا ہوں جو عزوجل
 اپنے کرم سے راستہ لائے کہ اسے انھیں سلسلہ سوالات میں سلسل کروں
 اور جہنما میں آجکے اختلاف رکروں کہ ایکو ضرب لکیر کی شکایت نہو اور اس میں تخا کی
 نام باز نہ تعالیٰ استہما والسنان الی طرہ اخیہ بسط الہسان
 خفیض الایمانی کہ شہوں کی ناز برداری تو انشاء اللہ الولد القبار و سین دیکھتے یہاں جو
 آپنے ایک نازی اور اد سپر زیادہ کی اوسیکو موت کا مزہ چکھا دن۔ عذاب بر
 گردن رڑ کوی راوی اگر یہ خطائی عطا آپسی کا ہو اور کچھ وجہ نہیں کہ آپکا نہو تو آپ
 اوسمیں فرماتے ہیں اس پر اتنا اعصافہ اور مناسب معلوم ہونا ہے کہ اس جواب
 مذکور و خفیض الایمان کی ضرورت اول عبارتوں میں ہے جو قواعد شرعیہ سے
 حجت ہیں اور جو عبارات حجت نہیں وہ نصوص نافیہ علم محیط کے ساتھ خود معارض
 ہیں کہ شرائط تعارض سے تساوی فی القوۃ ہے پس جواب میں اتنا کافی ہو
 کہ راجع کے سامنے موجود ساقط و متروک ہے جناب علم محیط غیر خدا کے لیے ایک
 قسم بھی نہیں مانتے دہرگز اولک کوئی استدلال اس کے منافی ہے کہ آپ معارضہ لکیر
 چلیں ہاں خدا کا شکر کہ چلتے چلاتے آپکے مومنین پھر حق کھل گیا کہ نصوص علم محیط
 کی نفی فرماتے ہیں اب ایسی وہ الی یوم القیمہ کی ساختہ قید خود بھول گئے حتیٰ بر زبان
 جاری شود خیر تو آپکے زعمی بہشتی زلیہ میں عمر گنوائے کا نتیجہ ہے ایسوں کی
 بحث صاف اپنی خلاف ہوتی ہے اومن یشقوا فی الحلیۃ وھو فی الخصاص
 بغیر مبین انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد قتادہ نے اسی آیت کریمہ کے تحت

کہ اپنا جھوٹ آپسی کھول کر

تالو می صافیہ و التالو می

میں کہا قلما تنکلم امرأة تريد ان تنکلم بحکمها الا حکمت بالجمعة علیها مگر عرض یہ ہے کہ انباؤ
 المصطفیٰ کر اقوال بالامی سرگگو ہی صاحب کی تصریحات فی الذار و مقبر۔ یہ تو سلیا
 والے کی خود اپنی جائی اپنی گائی ہے اس کی کیوں آنکھ چرائی ہے اوس پر چھپے
 کہ تیرے دھرم میں قرآن عظیم کی آیات قطعیتہ الدالات راجح ہیں یا حدیث اتحاد
 ظنی الروایہ ظنی الدرایہ پھر کس موخہ سے اپنے زعم باطل میں قرآن عظیم کے رد
 کے لیے اوسکی پیش کرتا ہو روایت بھی مرجوح درایت بھی مرجوح درایت ٹھونہ سمجھی تو روایت کی
 مرجوحیت تو بدیہی تھی پھر آیات قرآنیہ کو کیوں رد کیا مرجوح کو ساقط و متروک کیوں کیا
 ہاں یہ کہہ کہ یہ قاعدہ تو فضائل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کر دے کہ یہ
 جو لصوص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل علیہ کائنات کی روایت
 وہی ساقط و متروک ہیں اگرچہ آیات مرئیہ قرآن عظیم ہوں اور اپنے زعم شیطان
 میں جو روایت رد فضائل میں مل جائے وہ معمول و ماخوذ ہے اگرچہ روایت درایت
 ہر طرح مرجوح ہو گئی ہو جی کی نہ کیجی کہ رد فضائل اقدس کے لیے کیسی بے اصل
 حکایت پر ایمان لائے اور اثبات فضائل علیہ میں صحیح بخاری و صحیح مسلم کے نفوس
 مرد و ٹھہرائے یہ دھرم ہے یہ ملائی ہو قاتلکم اللہ ان یؤثقلن سوال ۱۵۵
 اسکے بعد اپکا خطائی خط کہتا ہے اوطاب یہ ہے کہ مرجوح میں تاویل مناسب کجا
 سواسکی ذمہ داری میں سب برابر ہیں صرف ہمارے ہی ذمہ نہیں آشرف علی ازخانہ
 بھون خباب آپ کی کوٹھ کھل گیا کہ اگر حدیث میں وہ ملائق قاہرۃ اثبات نہ ہوں کہ
 اپنے آپ پر القافرمائے نہ بھی ہوتے جب بھی براہ ادب اوس میں بھی مناسب تاویل
 فرض واجب تھی پھر کس موخہ سے اوسے قرآن عظیم کے رد کے لیے دھرم

استدلال کھاناوی کا درجہ اعلیٰ و درجہ اعلیٰ و درجہ اعلیٰ

تھاؤی تھا کیا دھواں کفر یا مؤمن

رسلیاں ہیں دھوئی

کہہ کہیہ کہ یہ قوادب کی بات ہے اور رسلیاں والا ادب سے محروم ازلی دہنذا گرو
 ہے ادبان میں سبب اشرف و علی جناب یہ آیت سے استدلال کیا رہا
 روا اور حدیث سے تسک کو دشمنی روا ہیں کیا رسلیاں والے کی جو شخصیت
 نفا بئیس کو یہ بئیس آپ کافی سمجھتے ہیں ارتقا میں بئیس الہ ہے
 اور کب اونہ ماہاس الہ سے رسلیاں کا کب نہواں کب ہونا جانیے کچھ مفصل
 سوچم علم ماکان و ماکیون پر حکم کفر و بدعت لگائے میں خبر تھا نوی صاحب کی اپنی
 سوال ۱۵۱ اتھانوی صاحب ملاحظہ ہوئے تھی آپ کے طائفہ بھر کی سبب چکنی کئی
 جو یوں اونہ می گری یوں موٹھ کی کھائی اور او سپر رسلیاں کو یہ جو غریبیائی کہ آگے
 یہ راگ لیکر آئی رہا یہ کہ اسکا اعتقاد بطلان کے کس وجہ میں ہے سو مقام او سکی
 تفصیل کا تعلق نہیں کچھ نہ بنی دیکھ تو یوں مثال جائیل یہ ہے کہ اس اعتقاد کی
 حورین مملکت ہیں بعض درجہ بدعت و معصیت نین ہیں جنہیں انکار قطعی کا
 نہیں اور بعض درجہ کفر ہیں جنہیں انکار قطعی کا ہر تھا نوی صاحب ذرا کبھی تو کھ گویں گرام اور
 مامولوی شاہ جی کہلاؤ کی شرم کر کر جی بول دو انباؤ المعصیۃ (تمام ماکان و ماکیون
 من اول ایوم الی ایوم الآخر کا علم حضور پر نور سید ایوم الفشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا
 ہونا عموماً قطعاً آیات قرآن عظیم سے ثابت کر دیا یا نہیں کہہ وہاں کر دیا اور
 خزر کر دیا۔ اوسکے آپ منکر ہو یا نہیں کہہ ہو کر اور چٹک ہوئے۔ اسپر
 اپنے تو نہ کہا تھا مگر آپ اپنے مونہ کہتے ہیں کہ قطعی کا انکار مطلقاً کفر ہے تو آپ
 اپنے مونہ خود کا فرم ہوئے یا نہیں کہہ ہوئے اور بھر بیٹے ہوئے سوال ۱۵۲
 اتھانوی صاحب رسلیاں آپ تو کوئی دلیل نہ لاسکے جو دکھائے کہ او سپر بئیس کو ذری

بے ایمانی پریشوری

اگر کسی کو کھراؤ نہ دھبی ہو جائے اور اپنی کفرو و بدعت کی مال اپنی خصمون کو بچانے لائے
 البتہ کون دعوہ ہے **سوال ۵۵** اتھانوی صاحب آپ کا فرستہ عامی
 کا ہے پر کہہ رہے ہیں اس پر کہ جمیع حوادث اے یوم القیمہ کا علم حضور عالم امکان ہوا
 کیونکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا ہونا مانا جائے بعلطی الہی مالکان و مائکون
 بمعنی مذکور کا علم حضور کے لیے ثابت جانا جائے آپ رسل کے انھیں جہلون تین
 جاہلی اپنی اسکا اعتقاد میں لفظ اس کا مشار علیہ تلاش کر لیجئے تحریر آیت پر
 نتیجہ دیتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمیع غیب کو یہ اے یوم القیمہ کا علم متقی
 تحریرین حدیث پر نتیجہ لاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ قیامت تک بھی کہ آخر عمر سے
 متاخر ہے آپ پر بعض کونیات ظاہر ہوئے نہ بالذات نہ بالاعتلا پھر دونوں ملا کر
 تو اتم نتیجہ دکھاتی ہے دونوں سے معلوم ہوا کہ آخر عمر تک بھی بعض کونیات
 آپ پر مخفی رہیں پھر غیبی کچھلی میں یوں پیش کرتی ہے مخالفت کا دعویٰ کہ آپ کو
 آخر عمر میں تمام واقعات الی یوم الآخرہ میں سے کسی قسم کا علم مخفی نہ رہا تھا متقی
 ہو گیا اس پر وہ راگ لگاتی ہے کہ اسکا اعتقاد بطلان کے کس و چہیزن ہے الخ انباء و
 المصطفیٰ و خالص الاعتقاد برسوں سے شائع ہیں اور آپ خوب جانتے ہیں کہ
 آپ کے خصم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم بعلطی الہی ماننے میں
 نہ کہ معاذ اللہ بالذات خود خفش بالایمان میں آپ کا خانہ ساز سوال یہ تھا زید کہتا ہے
 علم غیب و قسم ہے بالذات اس معنی کہ عالم الغیب خدا کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا
 اور اس رسیا میں بھی اپنے خصم کی طرف سے سوال و انکیا کہ اگر کہا جائے یہ متقی
 علم بالذات ہے نیز انباء المصطفیٰ و خالص الاعتقاد وغیرہا شاہد اور آپ خود حق

خداوندی است که تمام عالم را در کفِ دستِ راستِ خود
 نگاه میدارد و در کفِ دستِ چپِ خود تمام عالم را
 در کفِ دستِ چپِ خود نگاه میدارد و در کفِ دستِ چپِ خود

که آنچه خصم بدید میمانند پس که تناسلی نزول قرآن عظیم بر مبعوث استقامت هوا و احوال
 خود اپنے اپنی ادون عبارت میں جنگجویم ابھی ذکر کر آئے جا بجا آخر عمر آخر عمر کی نصیحت کی
 اور مراحتہ اپنے مخالف کے دعوی میں آخر عمر کا لفظ لائے اب یہ تینوں مضبوط
 ہوا تون سے تھا مگر ربود ۱۲۱ حال صرف علم حوادث ۱۷ یوم التیمہ کا (۲) وہ
 بھی بالعطارد (۳) وہ بھی بتدریج۔ یہ تو تمہارے خصم کا دعوی ہے جو او کی تصانیف
 میں روشن طرح پر مبین اور خود تمہاری عبارتیں او کے چھٹکتے فواروں سے قطرہ
 زن آگے چلیے رسیا لے اگرچہ اپنی تفصیل نہ سنائی اور مجل کے گھونگٹ میں
 نہایت گول مول دکھائی گرا دسکی انگلیوں کے گھونگٹ کھل چکے ہیں اپنی سب سے بڑی
 تقویت الایمان کی سنے جسین گروی لائف اسمعیل جی یون بول چکے پھر خواہ
 یون سمجھو کہ یہ بات او نکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس
 عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے نئی رسیا کب او اس پرانی سے جدا
 ہوگی آفر او سکی نسل ہے **دل انت الامن غوتہ از غوتہ غوتہ ولو**
ترشد غوتہ ترشدی : تھاوی صاحب کیا آپ کوئی برہان دی سکتے ہیں کہ علم
 مذکور بطلانی آگہی ماننے میں کونسے قطعی کا انکار ہے ورنہ مان دو کہ اللہ کے دینے
 سے ماننے والے کو شرک کہنے والا فوجی شرک مردود تابکار ہے سوال
 ۱۵۹ جانے دو تم کا فرستہ کوئی سالو۔ ان عالی کلاموں پر نظر ڈالو اللہ
 عزوجل نے فرمایا **ان لا قول کم عندی خرائن اللہ ولا اعلم الغیب** اگرچی
 تم ان کافروں سے فرما دو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانہ ہیں
 اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں علامہ نظام الدین حسن نیشاپوری

تفسیر رغائب الفرقان میں اس ایک کریمہ کے تحت میں فرماتے ہیں قل لا اقول لكم لم افعل ليس
عندي خزائن الله ليعلم ان هذا من التدوير يعلم بحقائق الاشياء وما ياتها عنده من الله
العالی علیہ وسلم وکلمہ کلم الناس علی قدر عقولہم ولا اعلم الغیب اری لا اقول لكم بل انتم اسرار
قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ما کان وما سیکون یعنی اللہ عزوجل نے حکم دیا
کہ اگر نبی فرما دے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں یہ نہیں فرمایا کہ
اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں
تاکہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس
ہیں مگر حضور لوگوں سے ادنیٰ سمجھ کے قابل باتیں بیان فرماتے ہیں اور وہ خزانے تمام
چیزوں کی حقیقت و باہیت کا علم ہے پھر فرمایا اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں یعنی
میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے ورنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم تو خود فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ ہو گیا ہے سب کا علم مجھے ملا (۱۶۱)
صحیح بخاری شریف میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ہے تمام نبیائے النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقامات و خبر نامیں بدو الخلق سے دخل اہل الجنۃ
سنا زلہم و اہل النار سنا زلہم ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر
ابتداءً کفر منہش سے لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا
حال ہم سے بیان فرما دیا (۱۶۱) امام اجل محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری
میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں فیہ لالۃ علی انہ انہ فی المجلس الواحد یسبح احوال
المخلوقات من ابتداہا الی انتہاہا و فی ایزاد ذلک کلمۃ فی مجلس واحد ارعہ عظیم من عروق
الاعداد و یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں

اول سے آخر تک کی تمام مخلوقات کے تمام احوال بیان فرمادیے اور اس سب بیان
 کا ایک مجلس میں فرما دینا نہایت عظیم معجزہ ہے (۱۶۲) امام حافظ الحدیث
 عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اسی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں
 اول ذلک علی اند اخبر فی المجلس الواحد بمجموع احوال المخلوقات منذ ابتدئ الی ان تفتن
 الی ان تبعث فتشمل ذلک الاخبار عن المبدء والاعراض فی تفسیر ذلک کا یہی مجلس واحد
 من خوارق العادة اعظم ہے یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے ایک ہی مجلس میں تمام مخلوقات کے احوال جب سے خلقت شروع
 ہوئی جب تک فنا ہوگی جب تک اوٹھائی جائیگی سب بیان فرمادیے تو یہ بیان اقدس
 شروع آفرینش و دنیا و محشر سب کو محیط تھا اور یہ سب کا ایک مجلس میں بیان فرمادینا
 نہایت عظیم معجزہ ہے (۱۶۳) امام احمد قسطلانی ارشاد الساری شرح
 صحیح بخاری اور (۱۶۴) علامہ طوسی شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کی شرح میں
 فرماتے ہیں ای اخبرنا منذ ناس بدو الخلق حتی استہل الی دخولہل الجنة الجنة اول
 ذلک علی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبر بمجموع احوال المخلوقات منذ ابتدئ الی ان تفتن
 الی ان تبعث و ہذا من خوارق العادات ففیہ تفسیر القول الکثیر فی الزمن القلیل
 یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مخلوقات کے احوال
 جب سے خلقت پیدا ہوئی جب تک فنا ہوگی جب تک پھر زندہ کیا جائیگی سب بیان
 فرمادیے اور یہ معجزہ ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کے یہ اتنا کثیر کلام اتنے قلیل
 زمانے میں آسان فرمادیا۔ واللہ الحمد (۱۶۵) اس طرح علامہ علی
 قاری نے مرقاة شرح مشکوٰۃ میں فرمایا (۱۶۶) صحیح مسلم شریف میں

البوریدہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ صلے بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم الفجر بعد المنبر فخطبنا حے حضرت الظہر فنزل فیصلے تم بعد المنبر فخطبنا حے حضرت
 العصر کم نزل فیصلے تم بعد المنبر فخطبنا حے غرت الشمس فانخرا ماکان و بما چوکان
 فاعلمنا حفظنا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح پڑھا کہ منبر پر
 تشریف لیگے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا اور ترک نماز پڑھی پھر
 منبر پر تشریف لیگے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا اور ترک نماز پڑھی پھر
 منبر پر تشریف لیگے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور سدن
 حضور نے ماکان و ماکیون بتا دیا ہم میں زیادہ علم اسے ہے جسے زیادہ یاد رہا صلے
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۶۱) امام محمد بن عسیری قصیدہ بردہ شریف میں عرض
 کرتے ہیں۔ فان من جودک الدنیا وضرتمنا ومن علو ک علم اللوح و العلم بدار رسول
 دنیا و آخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح و علم کا علم جسمین
 تمام ماکان و ماکیون ہے حضور کے علوم سے ایک کلمہ ہے (۱۶۸) علی قاری
 اوسکی شرح میں فرماتے ہیں علمہا انما کیون سطر من سطر علیہ تم مع ہذا من برکتہ وجوہ علی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم لوح و قلم تمام علم جسمین ماکان و ماکیون سب با تفصیل مندرج ہی حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن علم کی سطر ہی تو ہے پھر باقی تمام وہ حضور ہی کی برکت سے علی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم (۱۶۹) اہم القری شریف میں فرمایا وسیع العلمین علما و علما رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہے (۱۷۰) امام ابن حجر مکی اوسکی
 شرح میں فرماتے ہیں لان اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین و الآخرین
 ماکان و ماکیون اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو تمام اسوی اللہ پر اطلاع دی

تراولین و آخرین ماکن و مایکون سب کو علم حضور کو حاصل ہوا (۱۷۱) امام زین
 العرین عرانی استاد امام حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی شرح مہذب اور
 (۱۷۲) علامہ شہاب ختاجی نسیم الریاض شرح شفاۃ امام قاضی عیاض
 بن فراتے ہیں انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلاق من لدن آدم علیہ الصلاۃ
 والسلام الی قیام الساعۃ فعرہم کلمہ کما علم آدم الاسما اللہ عزوجل کی جتنی مخلوق پر
 آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر قیام قیامت تک سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پر پیش کی گئی تو حضور نے سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام
 کو تمام نام تعلیم ہو چکے تھے (۱۷۳) مدارج شریفین میں ہر درجہ در دنیاست
 ازہن آدم تاہوان فقہ اولے بروی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند
 تاہم احوال اور الزاول تا آخر معلوم گردید یا ران خود را نیز از بعضی ازان احوال
 خبر داد (۱۷۴) نیز فرماتے ہیں قدس سرہ ہو بکل شیء علیم و وی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات و احکام الہی و احکام صفات حق و اہمال
 و افعال و آثار و کبیج علوم ظاہر و باطن و اول و آخر و احاطہ نمودہ و مصداق فرق
 ال ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا و من التحیات اتمہا و الکلمہ لاصحہا
 التفسیر نفیثا پوری میں ہے من ذالذی یشفع عندہ کلا باذنہ ہذا الاستغناء
 راجع الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کأنہ قیل من ذالذی یشفع عندہ یوم القیمۃ
 الامیرہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیسلم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما بین
 ایدہم من اولیات الامر قبل خلق الخلاق و ما خلفہم من احوال القیامتہ
 کون ہے بواللہ عزوجل کے حضور شفاعت کرے مگر او کے اذن سے یہ استثنا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہو گیا ارشاد ہوتا ہو کہ کون ہر کسیت
 میں اس کے حضور شفاعت کرے سوا اس کے بندے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں جو کچھ ان کے آگے ہوا ان ابتدائی باتوں
 سے جو پیدائش مخلوقات سے بھی پہلے تھیں اور جو کچھ ان کے سمجھے ہر احوال نجات
 سے تفسیر کی پوری عبارت طالع مصر جلد سوم صفحہ ۲۴ میں دیکھیے اور اس کی تفسیر
 و جانفزا ایمان ان فردوز شیطان لا شرک کتاب مستطاب فیوض الملکیۃ المحبب
 الی ولہ الملکیۃ من ملاحظہ کیجیے اور ایمان سنبھالنے کی توفیق ملے تو پٹ ہو کر
 چرپٹ ہو جائیے (۱۷۷) تفسیر روح البیان میں ہر ما انت بنعمۃ

ربک یجنون بمستور عما کان من الازل و ما سیکون الی اللابد لان الجن ہوا الشر

بل انت عالم باکان خبیہر سیکون یعنی رب عزوجل اپنے حبیب اکرم سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ روز اول سے جو کچھ ہوا اور روز آخر تک

جو کچھ ہو گا تمہارے رب کے فضل سے تمہارے پریشیہ نہیں تم تمام ماکان و مایکون

کے عالم ہو تمہاری صاحب علم ماکان و مایکون کو ثبوت میں لے کر

اتنی ہی اقوال پڑھیں کہ روئے بیان اس سے بحث نہیں کہ آپ اپنے ایمان

لائیے یا ان سے کفر کریں قرآن عظیم نے حاتم فرمایا نہ لنا علیک لکتاب تبیلنا

کل شیء اے محبوب ہمیں تم پر قرآن اوتا مارا ہر شے کا روشن بیان کر دے کہ محمد

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مراجعہ فرمایا علمت ما بین المشرق

والمغرب۔ علمت ما فی السموات والارض۔ سبکی لی کل شیء وعرفت میں نے جان لیا

جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے۔ مجھے معلوم ہو گیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

فقط مایکون کے علم میں خبر تھانوی صبا کی لینا

ہر چیز پر روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ و رسول
 کی تو ان پر مانی نہیں اور وہی گمانی کہ اس قسم کی متوترین بعض مجربہ میں میں بعض درجہ کفر میں
 پھر آپ محلہ والہ سے کیا ڈرے جاتے ہیں ان کے ارشادات کو آپ پہلے ہی حجت
 ہمیں کا حکم سناتے ہیں یہاں اس سے بحث نہیں آپ صحابہ والہ کو حجت
 مانیں یا نہیں۔ کلام امین ہے کہ ان تمام صحابہ والہ و اولیاء و علماء
 کو آپ کا فرستادہ کیا فرماتے ہیں بدینہ الوجہ و ابینہ التوجہ و
بدینہ (فصل چہارم) توجہ و
 اب فقط مایکون کے علم میں پوری خبر تھانوی کی لینا ہوں و باللہ التوفیق کیوں
 خباب تھانوی صاحب آئے یہاں جمیع غیوب کو نیا الی یوم القیمہ کا لفظ محض اس
 بنا پر لکھا کہ آپ کے خصم اکبر کا یہی مدعا ہے یہ کہ آپ کے کفر و بدعت کے احکام اس مجموعہ
 کے ماننے پر تصور ہوں یا واقع میں آپ کے دھرم میں کفر و بدعت و معصیت اسی پر
 مقرر ہے، ماطہ نامہ نمائے تو اسلام بخت و جواز ہے احتمال ثانی آپ کو کیوں منطوق
 ہوگا بھلا کس دل سے صرف دو ایک بات کے استثنا سے محمد رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اقدس روز اول سے روز آخر تک کے
 ایک ایک ذرہ کو محیط مان سکتے ہو، غنا میں صاف کہتی ہیں کہ دیکھو یوں مکران میں
 اور اگر خصم کی قوت اور آپ کی برسی آپ کو سنا بھی چھوڑے تو آپ کی برادری کی بد آپ کو کب پہنچے
 دے و انخوا انصہم ید و انصہم فی الغی ثم لا یقصی دن وہ دیکھیں گلو بھی صاحب لکھ رہے
 ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے بدگو یوں) کو دیا اچھچک کا بھی علم
 نہیں اور اگر نانو توجہ کر کر کے لکھ دو کہ ہاں ہاں ہوں شخص حضور اقدس صلی اللہ

تعالے علیہ وسلم کے لیے روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا سب کے
 ذریعے سے اس کا تفصیلی علم ملے عرف دو ایک بات مثلاً تعیین وقت قیامت کما
 استثنائے وہ مسلمان سنی صحیح العقیدہ متقی ہے جس کے ذکر کفر بدعت معصیت
 کچھ نہیں پہنچی جائے دوسروں اتنا لکھ بھاگو کہ فقط حضور کو جملہ مایکون اے آخر
 الایام کا علم محیط تھا اب تو اوس مقدار کا کوئی سلسلہ تو ان ہی حصہ رہ گیا دیکھیے تو
 ابھی ابھی دیوبند گنگوہ انبہٹہ نانوتہ دکنی پنجاب وغیرہ وغیرہ کی کہ انہار برادری
 میں کیا کیا کاؤن کاؤن چنتی اور اون سب بتیوں اور خود اپنے تھان کے بھون میں
 آپ کی کیا کیا گت بنتی کیسی کیسی درگت ہوتی ہے حکیم الامتہ النجدیہ سے رخصت نفق
 والکفریہ لقب ہو چلے تو سہی لاکھ لاکھ احوال لوگے اور عرف علم مایکون مانتر
 پر بھی وہی اپنی کفر بدعت کے احکام لیکر چلو گے اب کان پھٹھا کر یہ سوالات
 سن لیجئے اور زبان کی فصلا کر جواب دیکھئے سنو ال کے ان نصیحتیں بخاری
 و مسلم میں جب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا خذیفہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قائم نینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما
 ما ترک شیاً بمون فی مقامہ فلکما مے قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من صلی
 وسلم بن نسیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑی
 ہو کر اوس وقت سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا جسے
 یاد رہا یاد رہا جو بھول گیا بھول گیا (۸۷ کے ۱) جاس ترمذی شریف میں حضرت
 ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم بوا ملاقۃ العصر نبھا رحم قائم قطیبا فلم یدع شیاً لیکن اے

۱۰
 حدیث میں آئے
 دنیا کی عیادت
 دن میں ہر وقت
 اقدس صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم
 بوقت شام میں
 میں ہر گز
 دن میں ہر گز
 اور مایکون
 کسی دن میں
 اس وقت تک

قیام الساعة الا انما نأبى حفظه من حفظه نسیم بن نسیم ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز دن سے پڑھی یعنی ثوب اول وقت
پھر خطبہ فرمائے کھڑے ہوئے تو جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اوس میں سے
کوئی چیز بیان سے چھوڑی یا درکھا جسے یاد رکھا اور بھولا جو بھولا (۱۷۹)
امام احمد سننہ اور بخاری تاریخی اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت مغیرہ بن
شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں قال قام فینا رسول اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم مقاماً فابخرنا بما یکون فی امتہ الی یوم القیمة وعاہن وعاءہ
من نسیم رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر اُنکی
امت میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب بتا دیا درہم جسے یاد رہا
انہ بھول گیا جو بھول گیا (۱۸۰) حدیث ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر
امام ترمذی نے فرمایا حدیث حسن فی الباب عن الخیر بن شعبہ والی

ابو یزید بن اخطب و حدیث والی ربیع ذکرہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم
بما ہو کان الی ان تقوم الساعة یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اور
حدیثیں ہیں مغیرہ بن شعبہ اور ابو زید بن اخطب اور مدلیفہ اور ابو حریزہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ان سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ
رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اُننے
بیان فرمادیا (۱۸۱) طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد سننہ امام بخاری
کتاب القنن اور ابو نعیم ملیۃ الادلیا میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان النور

قد رفع لی الدنيا فانما النظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيمة كما ان النظر الى كفى
 هذه جليا لمن الشد جلا له الى كما جلى للنبيين من قبلى بیشک بیشک الشد عز وجل في
 ميرے سامنے دنیا اٹھائی ہے تو میں اس سے اور جو کچھ قیامت تک اوس میں
 ہوئے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو۔ اوس روشنی
 کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کے لیے روشن کی جیسی مجھ سے پہلے انبیاء کیلئے
 روشن کی تھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حدیث اعلیٰ ائمہ کرام مثل امام
 غیاثم الحافظ جلال اللہ والین سید وطی مصنف خصائص کبریٰ و امام احمد
 قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابن حجر مکی صاحب فضل القری
 و علامہ شہاب مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض و علامہ محمد
 زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ لے اپنی کتب میں مستند
 ذکر کیا اور مقبول و مسلم بھی و الحمد للہ صاحب العلین (۱۸۳) امام ابن
 حجر مکی فتح البین شرح البین امام نووی من زبیر حدیث عرباض بن ساریہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور (۱۸۳) علامہ احمد بن حجازی فشی الجالس سنہ
 من فراتے ہیں ہذا من معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ کان عالما بما یقع
 بعدہ جملۃ وتفصیلا لما صح ان کشف لہ ان یرسل الی اہل الجنة والشار
 مشارہم یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے کہ جو کچھ حضور کے
 بعد ہوئے والا ہے سب کا اجمالی و تفصیلی علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کو تھا کہ محیم حدیثوں سے ثابت ہے کہ تمام مایکون حضور پر ظاہر فرمایا گیا
 یہاں تک کہ شیخی اور زنی اپنے اپنے ٹکٹوں میں داخل ہوں (۱۸۴) علامہ

قالہانی پھر (۱۸۵) من بن علی مد اللہ فی حاشیہ فتح المبین اور (۱۸۶) ابن علی

فتوحات الوہبیین فرماتے ہیں انہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کشف لہ عن یوموں اے

ان یدخل اہل الجنة الجنة و اہل النار النار کما صح فی حدیث اے سعید وغیرہ بیشک جو کچھ

ہوئے والا ہے سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظاہر فرمادیا گیا یہاں تک کہ معنی

جنت اور دوزخ میں جاؤ گے جیسا کہ ابو سعید خدری وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی

صحیح حدیثوں سے ثابت ہے (۱۸۷) ابن الانباری کتاب المصاحف اور امام ابو عمر

بن عبد البر کتاب العلم میں ابو الطفیل عامر بن واہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے میرے سامنے خطبہ میں

فرمایا سلو فی فوائد لاسا لونی عن شئ ۛ کیونکہ الیوم القیۃ الاحیاء بنکم بہ مجھ سے پوچھو کہ خدا

کی قسم یہاں تک جو خیر ہوئے دلی ہے مجھ سے جو کچھ پوچھو میں بتا دوں گا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

الکریم (۱۸۸) ابن قتیبہ پھر (۱۸۹) ابن خلکان پھر (۱۹۰) امام

کمال الدین دمیری پھر (۱۹۱) علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ

میں فرماتے ہیں المجفرۃ کتبہ بکتاب فیہ ہل البیت کل ما یجتاجون الی علیہ کل ما یکلون الی

یوم القیۃ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب المجفرین اہل بیت

کرام کے لیے جس خیر کے علم کی اونکو حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے

والا ہے سب تحریر فرمادیا (۱۹۲) علامہ سیّد شریف شرح مواقف

میں فرماتے ہیں المجفرۃ الجامعۃ کتابان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر فیہما علی حقہم الحروف

الحواریۃ الی محمد الی آخر ائس العالم و کینت الائمة المعروفون من اولادہ لیرحمہم

و یحکمون بہما کتب علی بن موسیٰ الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی المأمون قبلت

منک عہدک الا ان الجفر والما حیدلان علی انہ لا یتحورایت انا بانہام نظم الشیخ
 بالرموز الی احوال ملوک مصر وسمعت انہ مستخرج من ذینک الکتا بن جفر وجامعہ
 امیر المؤمنین مولی علی کی دو کتا بن بن بیشک امیر المؤمنین نے اور دونوں
 میں علم الحروف کی روش پر ختم دنیا تک جتنے وقائع ہوئے وائے ہیں سب ذکر
 فرما دیے اور اونکی اولاد امجاد سے اکثہ مشہور ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور
 کتا بن کے رموز پہچانتے اور اونے احکام لگاتے تھے اور امام علی بن
 موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مامون رشید کو تحریر فرما بھیجا کہ میں
 تمہاری ولی عہدی قبول کرتا ہوں مگر جفر وجامعہ تیار ہی ہیں کہ یہ کام پورا نہوگا
 (چنانچہ ایسا ہی ہوا) سید شریف فرماتے ہیں اور میں نے ملک شام میں ایک
 نظم دیکھی حسین شاہان مصر کے احوال کی طرف رموز میں اشارہ کیا ہو میں نے
 سنا کہ وہ احکام اونٹین دونوں کتا بنوں سے نکالے ہیں (۱۹۳) سید
 شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الدلائل المکنون والحواس
 المصنوعہ میں فرماتے ہیں قال بعض العلماء علم الحروف من معجزات ابرہیم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورث علم الحروف عن سید
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والیہ الاشارة بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم انا مدنیۃ العلم وعلی بابہا البعض علمائے فرمایا علم جفر سیدنا ابرہیم علیہ السلام
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات سے ہے پھر یہ علم حضور اقدس سید المرسلین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وراثۃً موسیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
 الکریم کو پہنچا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ میں علم کا

شہر ہون اور علی اوسکا دروازہ اسی طرف اشارہ ہے اسی کتاب مستطاب میں
 ہے وقد صنف الجعفر الجامع فی اسرار الحروف وفيہ ما جرد للادلین مما یجری ملاخ
 مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ لے کتاب جعفر جامع اسرار حروف میں تصنیف فرمایا
 اور اوسمیں ہے جو کچھ انگون پر ہو گزرا اور جو کچھ پھیلون پر آئے والا ہے۔ اوسمیں
 ہے وکانت الامۃ الراشون من اولادہ یسرفون اسرار ہذا الکتاب الربانی مولیٰ
 علی کی اولاد امجاد سے ائمہ اہلبیت اطہار اس ربانی کتاب کے اسرار جاننے
 تھے اوسمیں ہے ثم الامام الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورث علم الحروف عن علیہ
 علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ثم ورثہ بن العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم الامام محمد باقر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وهو الذی خاص
 فی اعماق اغوارہ واستخرج ورہ من اصداف اسرارہ وحل معاذ موزہ
 وکل ملاسم کنوزہ و صنف الخافیۃ فی علم الجعفر پیر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس علم کے وارث ہو کر پیر امام
 زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ پیر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پیر امام علی کرم اللہ تعالیٰ
 عنہ میں غوطہ زن ہو کر اور اوس کے اسرار کی سیپیوں سے موتی نکالے اور
 اوس کے رموز کی گہرین کھولیں اور اوس کے خزائن کے طلسم فتح کیے اور علم
 جعفر میں کتاب خافیہ تصنیف فرمائی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعن النعمان
 علینا من فیوض برکاتہم والنوار ہم کیا ہم عندک یا معطی اسرار ہم آمین یہ قول
 مبارک فصل سوم کے لائق تھا کہ بعد میں سبب یہاں مذکور ہوا وباللہ التوفیق

واللہ کہ کیوں خباثتِ حقانوی حسناں تمام صحابہ کرام و اہلبیت عظام
 و ائمہ و اولیاء و علمائے کبار آپ کا فرمتبرع کیا جانتے ہیں بینوا تو جبر و
 جبروت و جبر و اینوا تو جبر و فصلانِ حجت قبلہ ماکان و مایکون و کرنا فقط عرش تا فرش موجوداتِ حال
 کے علم محیط میں اوس بے جہاز اندہ خیر حقانوی و لنگوہی و دونوں عاصیوں کی ایسا ہونے بلانہ
 التوفیق۔ حقانوی صبا ماکان و مایکون کل یا انین کا ایک گوشے عظیم و جلیل ہر اگر علم و مصطفیٰ
 صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور ایک حصہ قلیل ہے آپ انھیں بھی جانتے دیکھتے فقط عرش تا فرش
 موجوداتِ وقت کا علم محیط میجی اب تو یہ ماکان و مایکون کر سمندر پر ایک نہر بلکہ نہر کی بھی
 ایک نہر رہ گیا اسکی بھی گرد و پیر میں جسے عرف زمین کرم محیط کو ایک پیر معان گنگوہی شیطان کیلئے
 ثابت مانکر محمد رسول اللہ صلے تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ماننا شرک بتاتے ہیں جسمین
 کوئی حصہ ایران کا نہیں اپنی قاطعہ براہین میں فرماتے ہیں شیطان کا حال
 ویکھر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلافِ نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فلسفہ
 ثابت کرنا شرک نہیں تو کو کونسا حصہ ایمان کا ہے شیطان کو یہ وسعت نفس ہی ثابت
 ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نفس قطعی ہو جس سے تمام نصوص رد کر کے
 ایک شرک ثابت کرتا ہے یعنی شیطان تو تمام زمین کا علم محیط لکھتا ہے اوسکی وسعت
 علم پر خدائے نصوص قطعیہ اتنا ہی ہیں اور محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم
 پر ایک نفس بھی نہ اتنا بلکہ کوئی تنگی علم دہی۔ انش پر نصوص قطعیہ اتنا ہے لہذا و کونکر
 لیے زمین کا علم محیط ماننا شرک و کفر خالص ہے جسمین ایمان کا لگاؤ نہیں غلام
 یہ کہ شیطان تو اونکے خدا کا شریک ہے کہ وہ اونکے خدا کی خاص صفت علم محیط سے
 موصوف ہے مگر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو توفدائے گھٹا یا وہ دیا ارچھے

کونسی فقط عرش تا فرش عاصیوں کی جبروت و جبر و اینوا تو جبر و فصلانِ حجت قبلہ ماکان و مایکون کر سمندر پر ایک نہر بلکہ نہر کی بھی ایک نہر رہ گیا اسکی بھی گرد و پیر میں جسے عرف زمین کرم محیط کو ایک پیر معان گنگوہی شیطان کیلئے ثابت مانکر محمد رسول اللہ صلے تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ماننا شرک بتاتے ہیں جسمین کوئی حصہ ایران کا نہیں اپنی قاطعہ براہین میں فرماتے ہیں شیطان کا حال ویکھر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلافِ نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فلسفہ ثابت کرنا شرک نہیں تو کو کونسا حصہ ایمان کا ہے شیطان کو یہ وسعت نفس ہی ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نفس قطعی ہو جس سے تمام نصوص رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے یعنی شیطان تو تمام زمین کا علم محیط لکھتا ہے اوسکی وسعت علم پر خدائے نصوص قطعیہ اتنا ہی ہیں اور محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم پر ایک نفس بھی نہ اتنا بلکہ کوئی تنگی علم دہی۔ انش پر نصوص قطعیہ اتنا ہے لہذا و کونکر لیے زمین کا علم محیط ماننا شرک و کفر خالص ہے جسمین ایمان کا لگاؤ نہیں غلام یہ کہ شیطان تو اونکے خدا کا شریک ہے کہ وہ اونکے خدا کی خاص صفت علم محیط سے موصوف ہے مگر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو توفدائے گھٹا یا وہ دیا ارچھے

ہمک کی تو جانتے نہیں شیطان کی برابر علم محیط زمین ہونا بڑی بات ہے اوکھریے
 جو اسے ثابت کرو گے تو یہ خدا کی خاص صفت اوکے غیر کیلئے ثابت کرنا ہوگا اور ہی نہ
 شرک ہو جائیگا حاصل یہ کہ ایس اوکھا خدا ہی جب تو صفت خاصہ خدا سے موقوف
 ہے سلمان ان گنگو ہی انکھوں سے اتنا پوچھ دیکھیں کہ اگر زمین کا علم محیط صفت
 خاصہ خدا نہیں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اوکے اثبات کیوں شرک
 ہو گیا لاجرم وہ آپکے دھرم میں خاص خدا کی صفت ہے کہ اوکے غیر میں
 ہرگز نہیں ہو سکتی لیکن آپکے اقرار سے شیطان میں یقیناً پائی جاتی ہے
 تو قطعاً شیطان غیر خدا ہے گنگو ہی نہیں میں خدا ہے گنگو ہی ہے لا بختہ اللہ علی
 الظالمین خیر یہ تو حسیام الحرمین وغیرہ میں مجملاً سن چکے اور انت اللہ العزیز انکا
 فی العاوی و العاوی میں مفصلاً سنو گے۔ یہاں یہ کہنا ہے کہ آپکے پیرخان
 کے دھرم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقط اس چھوٹے
 سے مٹی کے ڈھیلے کا جبکہ نام زمین ہے علم محیط ماننا خالص کفر ہے پھر
 عرش تا فرش جملہ موجودات وقت تو اوکے سے کرورون بلکہ سکھوں
 مہاسکھوں بڑے بین اسکا احاطہ ماننا ضرور کفر بلکہ مہاسکھوں کفر کے
 برابر ہوگا اگر آپکے دھرم میں ایسا نہیں تو پہلے اپنی لکھدو کہ گرو جی مجھو نے
 میں پھر اپنے دھرم کی کہو اگر وہ جمیع غیوب کو نبیہ کی قید فی الواقع احقری
 تھی تو لکھدو کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی
 یا ولی کے لیے بعطا کر الہی تمام موجودات زمانہ کا علم محیط ملے کہ لیکر ایک
 ذرہ کا حال اوکھو معلوم ہے شرق سے غرب تک جنوب سے شمال تک

فرشتے سے عرش تک بلا استثنا ایک ایک ذرہ کو اون کا علم محیط ہے ایسا
 کہنے والا سنی صحیح العقیدہ متقی صالح ہے جس پر معاذ اللہ کفر بدعت مصیبت
 سیکالزام نہیں آسکتا کیا آپ ایسا کہہ سکتے تھے حاش اللہ اگر ریزہ ریزہ
 کر دیے جاؤ تو ہرگز ایسی انکھی زبان پر نہ لاؤ گے اور اگر اپنی بات کی تصحیح
 کر کے کیلجے پر پس رکھ کر بان بول بھی دو کہ آخر یہ جو کچھ ہے ماکان و مایکون
 کے ہزاروں سمندر چھوڑ کر صرف موجودات ہی کا تو علم محیط ہے تو وہ
 دیکھو برادری کی کاؤن کاؤن بستی بستی گاؤں گاؤں بیچ جائیگی
 اور تحصیل مجبور کر کے پھر اوسے گنگو ہی، صرم لٹائیگی غرض تحصیل
 اس کہنے سے صفر نہیں کہ فقط موجودات زمانہ کا علم محیط ماننا بھی
 قطعاً کفر ہے اب سوالات کا جواب دو اور ان المہ و علما و اولیاء درکنار
 خود اللہ واحد قہسار پر معاذ اللہ اپنے اور گنگو ہی جی والے کفر کا فتوے
 جڑو وسیع علم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون تمہیں حقیقت
 امر یہ ہے کہ عرش تا فرش جملہ موجودات وقت کا علم محیط یقیناً جمیع ماکان
 و مایکون سمیت مذکور کا علم محیط ہے کہ موجودات وقت میں مکونات
 قلم و مکتوبات لوح بھی ہیں اور وہ بلاشبہ جملہ ماکان و مایکون کو محیط و لہذا
 انبیا و المصطفیٰ شریفین انھیں آیات کریمہ سے کہ ہم بیان
 لکھیں گے حضور اقدس عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 علم محیط جمیع ماکان و مایکون من اول یوم الی آخر الایام پر وہ
 دلائل قطعیہ قائم فرمائے کہ تمام و ہابیت کے

گھروں میں اندر باہر صرف ماتم بکچی ہے کہرام مچا ہے
 پٹا واڑا ہے چوٹی کا پسینا پٹری تک پہنچا ہے راتوں پسینے آ رہے ہیں اور ادھر
 ایک حرف کو جنبش نہیں دے سکے والحمد للہ رب العالمین وقیل بعد اللعقۃ لظالمین
 گرم یہاں اس نکتہ جلیلہ سے تنزل کر کے جناب تھانوی صاحب ایضاً کو کے مبلغ بقول
 ناقصہ پڑا تر اور احاطہ کنونات و مکتوبات لوح و قلم کے علاوہ باقی ہی جملہ موجودات
 وقت عرش تا فرش کے احاطہ پر اقتدار کرتے ہیں اسمین گنگوہی و تھانوی
 صاحبان صحابہ و ائمہ و رتار خود اللہ و رسول پر اپنا کفر لیکر دوڑ رہے ہیں
 جل و علاء اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم آمین سوال ۱۹۴۔ اللہ واحد
 قہماہ عز جلالہ قرآن عظیم و فرقان کریم میں فرماتا ہے و نزلنا علیک الکتاب تبیاناً
 لکل شیء اے محبوب ہم نے تم پر قرآن اتارا تمام موجودات کا روشن بیان فرمادیا کہ
 اس آیت کریمہ سے حجت ساطیہ کی اقامت انباء الصطفیٰ میں دیکھیے (۱۹۵) ابن حجر
 وابن ابی حاتم اپنی تفسیروں میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے راوی قال ان اللہ اعلیٰ انزل ہذا الکتاب تبیاناً لکل شیء ولقد علمنا بعض
 ما بین لنا القرآن ثم تلا و نزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیء اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب
 جملہ موجودات کے روشن بیان کر دینے کو اتاری اور ہم قرآن میں سے جتنا قرآن
 نے ہمارے لیے بیان فرمایا اسمین سے بھی بعض ہی جانتے ہیں پھر یہ
 آیت پڑھی کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے ہم نے تم پر کتاب جملہ موجودات کا روشن
 بیان فرمادینے کو اتاری یعنی قرآن عظیم نے لہذا یعنی امت کیلئے جتنا بیان
 فرمایا اور کبھی کبھی ہم نہیں جانتے چہ جائیکہ جو اپنے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے لیے بیان فرمایا یہ اس لیے کہ خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا علم حضرت
 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم سے زائد تھا (۱۹۶) اللہ
 واحد قہار جل جلالہ فرماتا ہے ما کان حدیثا فی شئ و لکن تصدیق الذی
 بین یدیه و تفصیل کل شیء قرآن بنا و ط کی بات نہیں بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق
 اور جملہ موجودات کی تفصیل ہے (۱۹۷) ابن سرائہ کتاب الاعجاز میں امام
 ابو بکر بن مجاہد سے راوی قال میں نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب اللہ تعالیٰ
 تمام عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو قرآن میں نہ ہو (۱۹۸) اللہ واحد قہار
 فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتب من شیء ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اڑھائی نہ کی (۱۹۹)
 امام جلیل سمین اپنی تفسیر میں (پھر ۲۰۰) علامہ سلیمان حل فو مات
 الہیہ میں اسی آیت کریمہ کے تحت میں فرماتے ہیں اختلفوا فی الکتب ما راویہ
 تفصیل اللوح المحفوظ و علی ہذا فالعموم ظاہر لان اللہ تعالیٰ اثبت ما کان و ما یکون
 فیہ و قبل القرآن و علی ہذا فہل العموم باق منہم من قال نعم وان جمیع الاشیاء
 مشبت فی القرآن اما بالتصریح و اما بالایمان و منہم من قال انہ یراویہ بخصوص المعنی
 من شئ یمتاز الیہ المکتفون آیت میں دو قول ہیں ایک یہ کہ کتاب سے
 لوح محفوظ مراد ہے یوں تو عموم ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں تمام
 ماکان و ما یکون تحریر فرمادیا و سرائہ کہ قرآن کریم مراد ہے۔ آیا اب بھی عموم
 باقی الزمین سے ایک فریق فرماتا ہے ہاں اب بھی عموم ہے اور فرماتا ہے کہ حج
 موجودات قرآن مجید میں مذکور ہیں خواہ صاف صریح خواہ یہ اشارہ اور دوسرا
 فریق خصوص لینا ہے کہ جتنی اشیا کی مکتفون کو حاجت ہے (۲۰۱)

آیت میں یہی قول ائمہ تفسیر خازن میں یوں مفسر فرمایا یعنی ان القرآن شمل
سے جمیع الاحوال قرآن مجید میں تمام احوال کا بیان ہے تھا لہٰذا لہٰذا
کلام اس میں ہے کہ یہ فریق ائمہ آپ کے دھرم میں کافرین مبتدع ہیں کیا ہیں باقی
دوسرے قول کی نسبت بیان حال اصل لایا تھا دوسرے میں دیکھیے (۲۰۴)
امام شیعہ اہل طہقات الکبرے شریفین میں حضرت سیدی ابراہیم
دسموکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل کہ فرماتے تو فتح الحق تعالیٰ عن قلوبکم

افعال اسد دلائل علی مافی القرآن من العلوم و التعلیم عن السلفی سواہ فان فیہ
جمیع ما رقی فی صفحات الوجود قال تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شئی الا رخصیٰ تعالیٰ
تمہارے دلوں کے قفل کھول دے تو قرآن میں جو علوم ہیں تمہیں نظر آئیں
اور پھر اس کے سوا کسی چیز کو دیکھنے کی تمہیں حاجت نہ رہے کہ تمام صفات وجود میں
جو کچھ مرقوم ہے یعنی جملہ موجودات عالم سب کا بیان قرآن عظیم میں موجود ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز چھوڑ دی (۲۰۴) اللہ واحد
قہار جل وعز فرماتا ہے تفصیل الکتاب کا یہ فیہ یہ قرآن لوح محفوظ کی تفصیل
ہے ہمیں کچھ شک نہیں (۲۰۴) جلالین میں ہے تفصیل الکتاب تبیین ما کتب

اللہ تعالیٰ من الاحکام وغیرہ اھ قال الجالی فی اللوح محفوظ یعنی آیت کے معنی
یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احکام وغیرہ کام جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہے قرآن عظیم
میں اس سب کا بیان ہے (۲۰۵) اللہ واحد قہار جل وعز فرماتا ہے
و کذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین اور
اسی طرح ہم ابراہیم کو تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت دکھاتے ہیں اور اس لیے

کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو۔ کنگوہی و گھانوی و اسمعیل دہلوی
 صاحبو اللہ واحد تھا کہ کو کیا کہو گے وہ تمام آسمانوں اور زمینوں میں اپنی سلطنت
 کا اپنے خلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم کیلئے فقط علم محیط ہی نہیں بلکہ بحر محیط ثابت
 فرما رہا ہے کہ یہ تو اللہ کی سلطنت سے آسمانوں اور زمینوں کا کون سا ذرہ
 خارج ہے کہ یہ وہ آپکا ابلیس جسے صرف زمین کے علم محیط پر خدا کا شریک کر دیا
 تھا اب جہنم کے کون سے کون سے مین چھپے گا یا خلیل اللہ کو اس کو بھی لاکھوں
 درجے زیادہ خدا کا شریک مانو گے مگر اللہ فرماتا ہے و لکن الظالمین بآیت اللہ
 یجحدون ہے یہ کہ ظالم لوگ اللہ کی آیتیں ہی نہیں مانتے (۲۰۷) ابن جریر
 وابن ابی حاتم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی
 آیہ کریمہ کی تفسیر میں راوی ابن جلی لہ الامر سرہ و علانیۃ فلم یخفت علیہ شے من
 اعمال الخلاق بیشک ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم پر آسمانوں اور زمین کے سب
 غیبیہ و مشہدات کھول دیے گئے تو جملہ مخلوقات کے اعمال سے کوئی چیز اون پر چھپی
 نہ رہی (۲۰۷) آدم بن ابی ایاس وابن المنذر وابن ابی حاتم والبو الشیخ اپنی
 تفاسیر اور یہی کتاب الاسماء والصفات میں امام مجاہد علیہ السلام سے سیدنا عبد اللہ
 بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی آیہ کریمہ کی تفسیر میں راوی

فرجت لہ السموات السبع فنظر الی ما فیہن حتی استبصر الی العرش و فرجت
 الارضون السبع فنظر الی ما فیہن ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے لیے ساتوں آسمان
 کھول دیے گئے تو جو کچھ اون میں جو سب ملاحظہ فرمایا یہاں تک کہ اون کی نگاہ عرش پر
 جا کر ٹھہر رہی اور اون کے لیے ساتوں زمینیں کھول دی گئیں کہ جو کچھ اون میں ہے

نسخہ و فتاویٰ
 چنانچہ خان و صاحب
 انفسہ میں کتب
 انہی میں سے
 یہ کتابیں
 غیب اور سر
 کی تفسیر
 میں مایہ
 تسلیم و انفس

سب دیکھ لیا (۲۰۸) سعید بن منصور استاذ امام بخاری و مسلم ابنی سنن اور
 ابن المنذر و ابن ابی ماتم تفاسیر میں اسمعیل بن عبد الرحمن غسّہ سی
 کبیر تلمیذ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسکی تفسیر میں راوی
 فرجبت لہ السموات السبع حتی نظر الی العرش والی منزلہ من الجنة ثم فرجت لہ الارضون
 السبع حتی نظر الی الصخرة التي علیہا الارضون او نکلے یے ساتون آسمان
 کھول دیے گئے کہ عرش تک دیکھا اور جنت میں اپنا محل ملاحظہ فرمایا پھر ساتون
 زمینیں اونکے یے کھولی گئیں کہ اوس چٹان تک دیکھا جسپر سب زمینیں قائم
 ہیں (۲۰۹) اسی آیہ کریمہ کے نیچے تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی اور (۲۱۰)
 تفسیر بنی شاپور می میں ہے واللفظ لہ الاطلاع علی تفاسیر آثار حرکتہ اللہ
 تعالیٰ فی کل احد من مخلوقات ہذہ العوالم بحسب اجناسہا و انواعہا و صفاتہا و
 استخا صہا و عوارضہا و او قعہا کما ہے لایکھل الا لاکابر الانبیاء و ولہنا قال صلے اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم ارے الاشیا رکما ہی ان تمام عالمہا عارضی و سماوی میں
 ہر ہر مخلوق کے جنس و نوع و صنف و شخص و عوارض و لواحق میں آثار و حرکت
 الہیہ کا مفصل علم مطابق واقعہ او نصین اکابر کو ملتا ہے جو انبیاء میں علیہم الصلاۃ
 والسلام اسیلے حضور رسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زود عارف مانی کا الہی
 ہو کو تمام چیزیں جیسی وہ ہیں دکھا دی (۲۱۱) سید المرسلین محمد رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رأیتہ عزوجل و وضع کفہ بین کفتی فوجدتہ
 بردانا ملہ بین ثمدیہ ثعلبی لی کل شیء و عرفت من لے انہی رب عزوجل کو دیکھا کہ
 اوستے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے پھینک رکھا جسکی ٹھنڈک میں

اپنے سینہ مبارک میں پائی تو جملہ موجودات مجھ پر روشن ہو گئے اور میں پہچان
لیے صلۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حدیث کریم جلیل و عظیم ایمان افروز کا فرسوز کبریت
الحکمہ عظام و حمیون اعلام نے سید نامہ آذین حبیل انصاری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت فرمائی از ابوہد امام السنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے مسند اور امام ترمذی نے صحیح جامع اور ایام الاممہ ابن نعیمہ نے
اپنی صحیح اور امام رویانی نے اپنی سنن اور امام دارقطنی و ابن عدی
و طبرانی و محمد بن نصر مروزی و حاکم و ابن مردویہ وغیرہم نے امام ترمذی

فرماتے ہیں ہذا حدیث حسن صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ پھر کہنا سالت محمد بن اسحاق
عن ہذا الحدیث فقال ہذا صحیح میں نے امام بخاری سے اس حدیث کا مرتبہ
پوچھا فرمایا یہ حدیث صحیح ہے (۳۱۲) سید العلیین محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم اسی واقعہ میں فرماتے ہیں وضع یدہ بین یفتی حتی وجدت ہذا
بین یدہی فعلمت ما بین الشرق والغرب رب عز وجل نے اپنا دست قدرت
میری پیش نظر رکھ کر جسکی خنکی مجھ اپنے سینہ منور میں محسوس ہوئی تو شرق و
غرب تک جو کچھ ہر سب میں نے جان لیا صلۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ حدیث ترمذی و ابویسی نے بطریق ابو قتادہ عن خالد بن الہجاج عن ابن عباس
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی
امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ نیز امام احمد و ترمذی نے

مسند صحیح اسے بطریق عبدالرزاق عن سمر عن ایوب عن ابی قتادہ عن ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کیا اور اس کے لفظ ہیں فعلمت ما فی السموات و ما فی الارض

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رب عزوجل نے اپنا دست
 قدرت میری پشت مبارک پر رکھا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین
 میں سب میں نے جان لیا ہے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سورہ ۲۱)
 سید الکونین **محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم** فرماتے ہیں فوج کعبہ
 میں کتنی فوج ہوتی ہے ہائیں ثیل فطمت مافی السموات والارض وتلا وکذا لک فوی
 ابرہیم ملکوت السموات والارض رب عزوجل نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے
 بیچ میں رکھا جسکی سردی میں نے اپنے سینہ اقدس میں پائی فورا جو کچھ آسمانوں
 اور زمین میں ہے سب مجھے معلوم ہو گیا اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ یٰٰہیں ہم ابرہیم کو تمام آسمانوں اور زمین کی
 سلطنت دکھاتے ہیں۔ یہ حدیث امام دارمی و امام ابن خزمیرہ و امام ابن
 السکین و حاکم نے اپنی صحاح اور امام دارقطنی نے کتاب الرویۃ اور امام بخاری
 نے شرح السنۃ و تفسیر معالم اور علامہ بن کلیب نے مسند اور بیہقی نے کتاب
 الاسماء اور ابن ابی شیبہ و ابو نعیم و ابن منذر و غیرہ ہم نے عبد الرحمن بن
 عائشہ حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ان عبد الرحمن کو صحابی ہونا
 امام بخاری و امام محمد بن سعید و ابو زرہ دشتی و ابو الحسن بن سمیع و ابو القاسم نجوی
 و ابو عروہ حنفی وغیرہم نے ثابت فرمایا (۲۱/۲۱) یہی مضمون امام احمد و طبرانی
 و ابن جریر و ابن مرددہ و بیہقی وغیرہم نے بطریق عبد الرحمن المذكور عن رجل
 من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض صحابہ کرام سے روایت کیا
 اس میں امام احمد کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا

تجلی فی ابی السموات وافی الارض جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
 مجھ پر روشن ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۱۵) نیز یہ مضمون
 حدیث ابو بان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طبرانی نے کتاب السنہ اور محمد بن
 نصر مردزی و ہزار نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا
 تجلی فی ابی بن السما والارض جو کچھ آسمان و زمین کا اندر ہے سب مجھ پر
 روشن ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۱۶) نیز حدیث انس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے و لرقطنی اور ابوبکر فی البوری نے زیادات اور طبرانی نے سنت
 بلوغیہ از ی نے القاب اور ابن مردویہ نے تفسیر میں روایت کیا اور امین لفظ میں
 فعلی میں کل شی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ
 نے جملہ موجودات کا علم مجھے عطا فرمادیا اور ایک لفظ میں ہے فعلت
 کل شیء او کے دست قدرت رکھتے ہی جملہ موجودات میں و جان لیے
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۱۷) شیخ محقق نے شرح مشکوٰۃ میں اسی

حدیث کے پیچھے فرمایا و انستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود مبارک است از حق
 تمامہ علوم ہر ذی و کلی و احاطہ آں (۲۱۸) امام ابن حجر مکی نے شرح مشکوٰۃ

میں اسی حدیث کے تحت میں فرمایا فعلت ابی السموات والارض اجمعہ یعنی میں نے
 ابی فی السموات بل و ما فوقہا و جمیع ابی الارضین السبع بل و ما تحتہا یعنی رسول
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ جو ارشاد فرمایا کہ میں نے ہمان لیا جو کچھ آسمانوں اور
 زمین میں ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جس قدر موجودات ساتوں آسمانوں میں ہیں
 بلکہ وہ کھل جواون سے اوپر ہیں اور جس قدر کائنات ساتوں زمینوں میں ہیں بلکہ وہ بھی

جو اونیسے ہجری میں سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم میں آگئے تھے
و الحمد للہ رب العالمین (۲۱۹) صحیح بخاری میں حضرت اسماء بنت ابی بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے نماز کسوف کے بعد فرمایا مائیں شیئ کنت لم اربہ الا قد ایتہ فی معامی ہذا
الجنة والنار تمام موجودات میں جو کچھ میں نے زندہ کیا تھا وہ سب اپنی
اس قیام میں دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت و دوزخ (۲۲۰) ابن التجار
ابو المعتمر بن اوس و جابر بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المؤمنین
مولے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا سلو فی قبل ان تقعدونی

فانی لا اسأل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنہ مجھے پوچھو قبل اسکے کہ تم مجھے بتاؤ
کہ عرش کے نیچے جس چیز کو مجھے پوچھو میں بتا دوں گا فائدہ امیر المؤمنین کا
یہاں یہ ارشاد ہے اور سال ۸۷ میں حضرت مولے کا ارشاد گزر کہ قیامت
تک جو چیز مولے والی ہے مجھے جو کچھ پوچھو میں بتا دوں گا مسلماؤ کیا ان ارشادات
عالیات کا یہ صاف مطلب نہیں کہ مولے علی فرماتے ہیں جنت و نار کرسی و جنت
آسمان و جنت زمین اور جو کچھ اوکھے درمیان ہے مائتت النری تک اور اب سو
قیامت تک کے تمام احوال تمام کائنات کو میرا علم محیط ہے جب تو فرماتی ہیں
کہ ان جمیع اشیاء سے جو کچھ پوچھو میں بتا دوں گا مائتت و بے ادب و محروم و بے علم ہے
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ درس کریم فیہم الکتاب
و الحکمۃ کے ایک تعلیم یافتہ کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخر یہ علم مولے علی کو کسے دیا
تقرآن فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ہاتھ کو دیا

تعلیموں پر حضور کے علم عظیم و اعظم کا کیا حصہ شمار ہو سکے موقوف بغیر علم فی اللہ
 علیہم بذات الصدور و فائزہ جلیلہ بعض اہلسنت نے حضور اقدس صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ماکان و مایکون پر ایسی کریمہ علمات مالم تکن تعلیم کان
 بفضل اللہ علیک عظیمہما سے استدلال کیا کہ رب عزوجل اپنے محبوب اکرم
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے اللہ نے تمہیں
 سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے کلمہ معانوم
 کے لیے آتا ہے تو حبلہ موجودات کو علم نبوی کا شامل ہونا ثابت ہوا۔ اس
 دلیل کی نفیس تحقیق و تقریر تو انشاء اللہ الخیر القیر الدولۃ المکیہ میں دیکھیں گے
 جاہل نجدیوں نے کہ شاید ضباب تھا نوئی صاحب بھی اونہیں میں بین او سپر عشق
 کیا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے لیسلمکم مالم تکنوا تعلمون یہ نبیؐ کو سکھاتے ہیں جو کچھ تم نہ جانتے
 تھے تو اس سے صحابہ کے لیے بھی یہ علم شامل ثابت ہو جائیگا اسکا جواب مافکر
 خود ہی آسان تھا صحابہ کو یہ علم شامل اصلاً عطا نہ ہونا کسی دلیل شرعی سے ثابت
 ہے یا نہیں اگر ہے تو صحابہ میں دلیل تخصیص قائم ہونے سے رسول اللہ و اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم میں تخصیص کیوں ہونے لگی اور اگر نہیں تو بدکناسیہ سہی
 اور لاکھ بار سہی کہ اللہ ہماری سرکار ابد قرار کی عظمت شان ہی ثابت ہوتی ہے
 کہ اپنے غلاموں کو ایسے عظیم علم عطا فرما دیے موت تو وہابیت کی ہے وہ تو
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اسکا کرواروان حصہ ثابت
 کرتے مری جاتی تھی اوکے غلاموں کے لیے ثابت دیکھو کیا لاکھ لاکھ وفاداران
 کا جہم لیکر لاکھوں موت مری گئی مگر اشادات امیر المؤمنین فاروق اعظم و دیگر

صحابہ کرام امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تو شامت کی ماری
 خدا کی پھینکاری نبی کی دھمکاری عمر کی لٹکاری علی کی گچھنکاری و باہیت بیچاری کی
 آخری ہی ہول دی فاروق اعظم و ابوزید انصاری و خلیفہ بن الیمان و ابوسعید خدری
 و منیر بن شعبہ و ابی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بتا دیا کہ ہاں ہاں حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماکان و مایکون ہمارے سامنے بیان فرما دیا
 آگے یا درہنار نہانا تعلیم کی شرط نہ تعلیم کے منافی اور اللہ کے غالب شیر علی سر
 نے اپنی یاد کی مقدار بھی بتا دی کہ عرش سے فرش تک آج سے قیامت تک
 کی جو بات مجھے پوچھو میں بتا دوں گا و الحمد للہ رب العالمین (۲۲۱) حضرت
 مولوی معنوی قدس سرہ القوی و فرسوم شتوی شریفین حدیث
 ذکر فرماتے ہیں حسین موزہ و عقاب کا ذکر ہے اس حدیث میں ہر حضور
 پر نور رسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ ہر غیبی خدا مارا نمود
 دل دران لحظہ بخود مشغول بود (۲۲۲) مولانا بکرم العاظم ملک العما قدس سرہ

شرح میں نقل فرماتے ہیں از بہت استغراق بعینہ غیبات برانیا ستونہ
 پھر فرمایا معنی بیت چہین بہت کہ بسبب استغراق توجہ باکوان بود پس بعض اکوان
 مغفول عنہ ماند و این وجہ است (۲۲۳) امام اجل قاضی عیاض
 شفا شریعت میں فرماتے ہیں لکنہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولیٰ علم کشف
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم عطا ہوا (۲۲۴) خطبہ
 پیر (۲۲۵) علامہ عین الدین اعدی پیر (۲۲۶) علامہ زرقانی
 شرح مواہب میں کریمہ و علم اذم الاسماء کلمات کی تفسیر میں فرماتے ہیں انرا

اصحاب الاسما و ہی المسمیات لقولہ تم عنہم ولوراد الاسماء لقولہ تم عنہما ایہ
 کریمہ میں ناموں سے سے مراد ہیں یعنی اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کو تمام موجودات کا علم عطا فرمایا اجناس انواع اشخاص جملہ اصحاب اسماء کہ منیر
 ذوی العقول سے عنہم فرمایا خالی نام ذوی العقول نہیں وہ مراد ہو تو
 عنہما فرمایا جاتا اقوال اس سے مراد یہ ارشاد آہی ہے فقال انبؤنی
 باسماءہو ہاء موعے تعارف فرشتوں پر انھیں پیش کر کے فرمایا مجھے ان
 اشیا کے نام بتاؤ تو قطعاً سے ہی پیش کیے گئے اور ملکہ نے نہ پہچانے نہ انکی
 نام بتا سکے قال یا ادم انبئہم باسمائہم موعے تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو ان
 سب کے نام بتا دے تو ضرور اشارہ اصحاب اسماء کی طرف تھا فلما انباءہم باسمائہم
 آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کے نام بتا دیے کہ یہ چیز وہ ہے یہ وہ ہے
 تو نام بھی جانے اور سے بھی پہچانے کہ جو خانی نام کسی شے کا جانتا اور اس شے کو
 پہچانتا ہو وہ اسے دیکھ کر نہیں بتا سکتا کہ یہ اس شے کا نام ہے تو یقیناً اسما
 موعے سب کا علم سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تھا فلفلہ الحجة الباقیۃ افادہ
 فی فیوض المملکیۃ (۲۲) حافظ الحدیث سیدی احمد سجدی
 قدس سرہ اپنی شیخ کی حکمت حضرت سیدی سید عبد العزیز مسعودی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتاب تطاب ابریز میں راوی کہ انھوں نے اسی کہیہ
 وعلمہ اذما اسماء کلھا کی تفسیر میں فرمایا المراد بالاسماء کلھا الاسماء من کل طریق
 تحت العرش الی ما تحت الارض فی ذلک الجنۃ والنار والسموات السبع وما فیہن
 وما بینہن والاسماء الارض وما فی الارض من البراری والقفار والودیۃ والہمالہ

والا شجار فكل مخلوق في تلك ناطق او جلد آدم يعرف اصله وفائدته وكيفية ترتيبه ووضع محله
 فبهذه علوم آدم واولاده من الانبياء عليهم الصلاة والسلام والاولياء الكاملين رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم اجمعین تمام ناموں سے مراد اس تمام مخلوق کے ملکوتی نام ہیں جو
 زیر عرش و زیر زمین تک ہجو تو اسمین جنت و دوزخ و ہفت آسمان اور جو کچھ ہر آسمان میں ہر درجہ کچھ
 ہر درجہ آسمان کو پہنچ میں ہر درجہ کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہر درجہ کچھ زمین میں ہے جس اور جو کچھ زمین
 اور زیر اوست و فرغ من ان تمام مکانات میں اللہ کی جتنی مخلوق جو جائزہ بیان آدم علیہ السلام
 والسلام کو اکی اکل اور او کو فائدہ اور او کی ترتیب کی کیفیت اور اس صورت کے وضع سب
 کچھ ہستے ہیں یہ علوم تنبیہ آدم علیہ السلام و ملائکہ و انس و جن و ملائکہ و اولاد میں
 سب انبیاء علیہم الصلاة والسلام و اکابر اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب ان تمام
 اشیا کو جانتے ہیں پوری مفصل عبارت خالص الاعتقاد میں دیکھیں و الحمد للہ
 صاحب التحلیین (۲۸۸) حضرت سیدی شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات
 مکیہ بار ۱۰ فرماتے ہیں اولی نائب کان لم یصل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہ
 آدم علیہ الصلاة والسلام ولد و اتصل بالنسل و عین فی کل زمان خلفاء الی ان وصل
 زمان نشأة الجسم الظاہر احمدری صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قطعه مثل الشمس الباہرة
 فاندرج کل نور فی نور و الساطع و غاب کل حکم فی حکم و القادت جمیع الشرائع الیہ
 و ظهرت سیادة الحق کانت بالیہ فہو الاول والاخر و الظاہر و الباطن و ہو کل کبر
 علیم فانه قال او تیت جو امع الکلم و قال عن ربہ عزرب بیدہ بین کیفی فوجدت
 بروانا ہا بین فدریہ فعلت علم الاولین والاخرین فحصل لہ الخلق و النسب الالہی
 من قولہ تعالیٰ عن نفسه هو الاول والاخر و الظاہر و الباطن و ہو کل کبر علیم

و جارت ہذہ الآیات لی سورۃ الحديد الذی فیہ باس شدید و مناقع للناس
 فلذلک بعث بالسیف وارسل رحمۃ المغنین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 پہلے خلیفہ و نائب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو کر پھر ان کے اولاد ہوئی اور مسلسل
 چلی اور ہر وقت میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کے نائب مقرر ہوتے رہے یہاں تک کہ بدن پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی آخرینش کا وقت آگیا تو حضور نے گاہن خیرہ کے سورت کی طرح
 ظہور فرمایا تو ہر نور حضور کے نور بلند میں گم ہو گیا اور سب حکومتیں حضور کی حکومت
 میں چھپ گئیں اور تمام شریعتیں حضور کی طرف کھینچ آئیں اور حضور کی سرداری
 مطلق کہ اب تک باطن تھی اب علانیہ ظاہر ہو گئی تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں اور ان کا علم ہر شے کو محیط ہے اس لیے
 کہ انھوں نے فرمایا میں جامع کلمے عطا فرمایا گیا اور اپنے رب عزوجل سے روایت
 فرمائی کہ اوسنے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا جسکی
 ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھے سب آگوں پچھلون کا علم آگیا تو
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان صفات الہیہ سے نصیب و بہرہ اور ربانی
 علاقہ ملا جو اللہ عزوجل نے اپنی شان میں فرمایا کہ وہی اول و آخر و ظاہر و باطن
 ہوا اور اسکا علم ہر شے کو محیط۔ اور یہ صفات سورہ حديد میں مذکور ہوئیں اس لیے کہ لوہی
 میں سخت آئین ہے اور لوگوں کے فائدے۔ لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نور الیکریم ہوئے اور تمام جہان کیلئے رحمت بھیجے گئے صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم۔ مسلم ان میں فرمائی کلام کہ دیکھو اوسکا ایمان گواہی دینا کہ واللہ میرے

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہی شان ہر اور بیمار دل جلیبگے اللہ اور کجا
 زیادہ کہے فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرصداً آتش غیظ میں بجھنے لگے اللہ و بھین
 ہمیشہ بھنکار کہے ذلک جزا و اعداؤ اللہ النار قل موتوا بغيظکم ان اللہ علیم
 بذات الصدور و صلی اللہ تعالیٰ علی محمد وآلہ و صحبہ وسلم یہی مضمون یعنی آیت کریمہ
 کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تطبیق سوال ۱۷۴ میں حضرت شیخ
 محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی سے گزرا۔ اور اس کی بھی
 زیادہ دل دشمنان پر غار وہ تھا کہ تفسیر جلیل نیشاپوری سوال ۷۵ میں
 گزرا کہ یہ صلی اللہ علیہ وسلم مابین ایدیکم و ما خلفکم سے وکایودہ حفظ ہما تک کے اور مان
 غنیہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر منطبق فرمایا۔ اور یوہین دل انداز
 آگ وہ سب جو اس سوال آئندہ میں آتا ہر ۱۲۲۲ ہوتا ملک العلم البحر للعلوم
 عبدالحق قدس سرہ خلیہ خواشی میرزا ہر سال میں فرماتے ہیں علمہ علوماً بعضہا ما احتوے
 علیہ العلم اللہ علی و استطلاع علی احاطتہا اللوح الاوقی لم یلد الدہر شایہ من الازل
 ولم یولد الی الابد فلیس لہ من فی السموات والارض کفوا المجد اللہ عز وجل لے محمد
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ علوم تعلیم فرماتے کہ قلم اس علی (جسے تمام ماکان و مایکون
 لکھا) اس کے بعض ہی پر مشتمل ہوا اور لوح محفوظ جسے جمیع ماکان و مایکون کو پورا
 لے لیا اور کمال نہ کہ سکی نہ ملنے میں ازل سے اب تک اس کا مثل نہ ہو انہو تو تمام
 آسمانوں اور زمین میں اس کے جوڑ کا کوئی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ قول
 مبارک فصل سوم میں لکھنا تھا کہ بوجہ مناسبت یہاں مذکور ہوا (۲۳۰)
 عادت باللہ سیر علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر (۲۳۱) امام

تہا لے علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لگیسا یہاں تک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا سب کا
 علم حضور کو عطا فرمایا تمہیں یہ دونوں قول بھی فصل سوم کے ہیں کہ یہ مناسب
 یہاں تحریر ہوئے والحمد للہ رب العالمین غلامان سرکار محمد صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم فصل سوم میں وہی احادیث صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو علم
 کا کان دیا کہ ان کو تعلیم ہوئے کہ نبوت تھیں جبہ سوال میں تبیہ کردی اور فصل
 چہارم میں سوال ۱۸۴ سے آخر فصل تک اہلبیت کرام کو قیامت تک جو کچھ ہوئی
 والا ہے سب کا علم ملے کا بیان تھا۔ اس فصل سے جو اقوال غلامان سرکار محمد صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں جدا تمیز کریں وباللہ التوفیق
 (۲۳۵) صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عز وجل اہل فرما ہے من عادی
 لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب و ما تقرب الی عبدی بیشہ احب الی ما اقرضتہ علیہ ولا
 یزال عبدی یتقرب الی بالنوازل حتی اجبہ فاذا اجبتہ کنت سمعہ الذی یسمع
 نہ و لیصر الذی یرہر بہ و یدہ الی یمطش بہا الحدیث جو میری کسی ولی سے دشمنی
 کر کے میں نے اس سے لڑائی کا اعلان دیدیا اور میرا بندہ کسی چیز سے میرا قرب
 نہیں چاہتا جو مجھے اپنے فرائض سے زیادہ پیاری ہو جو میں نے اس
 بندہ پر کچھ نہیں امانت نہ نقل عبادتوں سے اور چاہتا ہے کہ میرا محبوب ہو تاکہ جو چیز میں اسی
 بنا محبوب کیسا ہوں تو میں اس کا کان ہو جائوں جس وہ سننا چاہے اور اس کی آنکھ ہو جائے جس سے وہ
 دیکھنا چاہے اور اس کا ہاتھ ہو جائے جس سے وہ گرفت کرنا چاہے امام محمد بن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
 لڑائی اولیا کرام پر امانت دلائل کی بحث ششم میں اسی حدیث کی یہی فرما رہے ہیں العباد والعباد

الطاعات بلخ الى المقام الذي يقول الله تعالى كنت له سمعا وبصارا فاذا صار نور جلال الله تعالى
سمعا له سمع القريب والبعيد واذا صار ذلك النور لبصره راى القريب والبعيد واذا صار ذلك
النور يد الى قدر على التعرف في الصعب والسهل والبعيد والقريب بنور حجب مبدئ عت
بين انكار تباين هو اوس مقام تک پہنچتا ہے جسکی نسبت اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں خود
اوسکے کان آنکھ ہو جاتا ہوں توجب جلال الہی کا نور اوسکا کان ہو جاتا ہے بندہ نزدیک
و دور سب سنتا ہے اور جب وہ نور اوسکی آنکھ ہو جاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب دیکھتا ہے
اور جب وہ نور اوسکا ہاتھ ہو جاتا ہے بندہ ہل و دوں اور دور و نزدیک میں تصرف کرتا ہے
(۲۷۷) بحوالہ تاریخ اور ترمذی جامع میں حضرت ابوسعید خدری اور امام
ترمذی کبیر حکیم محمد بن علی نو اور الاموال اور سمویہ فوائد اور بطریق کبیر اور ابن عدی کامل
میں حضرت ابو امامہ بابی ابراہین جویر حضرت عبد اللہ بن عمر حضرت ثوبان رضی اللہ
تعالی عنہم سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتا ہے
انقوا افراستہ المؤمن فانہ ینظر بنور المؤمن کامل کی فراست سے ڈرو کہ اللہ کو نور
سے دیکھتا ہے زاد فی حدیث ثوبان وینطق بتوفیق اللہ اور اللہ کی توفیق سے بات کہتا
ہے۔ امام ابن الحاج کی مدخل میں فرماتے ہیں کفی فی ہذا بیاناً قولہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم المؤمن ینظر بنور اللہ اشیہ و نور اللہ لایحجبہ شئ ہذا فی حق الاحیاء
المؤمنین فکیف من کان منہم فی الدار الاخرۃ اسکے بیان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کا یہ ارشاد وہی کافی ہے کہ مومن کامل اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور اللہ کو
نور کوئی چیز عجز نہیں ہو سکتی یہ اون مومنوں کے حق میں ہے جو دنیا میں ہیں
پھر اوسکا کیا کہنا جو دنیا سے انتقال فرما کر اوس گھر میں پہنچ گئے (۲۷۸) امام

قاضی پھر (۲۳۸) قاضی علی قاری پھر (۲۳۹) علامہ عبدالرؤف مناوی
 تفسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں النفوس القدسیۃ اذا تجردت
 عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالذات العلیٰ ولم یبق لها حجاب فترى وتسمع کل کمال شہد
 پاک جانین جب بدن کے علائقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے طباقی ہیں اور ان کے
 سامنے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہیں حاضر ہیں (۲۴۰)
 علامہ بالہ حضرت سیدی سلطان دمشقی پھر (۲۴۱) امام شعرانی طبقات کبریٰ
 میں فرماتے ہیں العارف من جعل اللہ تعالیٰ فی قلبہ لوحا منقوشا باسرار الموجودات
 فلا تفرک حرکت ظاہرہ و لا باطنیۃ فی الملک وال ملکوت الا وشہد ہا علما و کشف عارف وہ
 جیسکے و لمحین اللہ تعالیٰ نے ایک لوح رکھی کہ جلا اسرار موجودات او میں منقوش
 ہیں تو ظاہری یا باطنی کوئی حرکت ملک یا ملکوت میں نہیں ہوتی جسے وہ انظر علم و
 کشف سے دیکھتا نہو (۲۴۲) امام اجل سیدی علی وقاری اللہ تعالیٰ
 عنہ پھر (۲۴۳) امام عبد الوہاب عقائد اولیاء کرام کی کتاب مستطاب الیوایت
 والجواہر میں فرماتے ہیں لیس الرجل من یقیدہ العرش و ما حواہ من الافلاک و البتۃ النہا
 و اما الرجل من نقذہ لہرہ الی خارج ذلک الوجود کما وہناک لیرف قدر عظمتہ سبحہ سبحہ و
 تعالیٰ سرورہ نہیں جیسے عرش اور جگہ اس کے اعلا میں ہے آسمان و جنت و ذلہ میں
 ہرگز متغیر نہ ہوں کہ لیں مرد تو وہ ہے جسکی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اور
 سوچہ عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر نہ لیں (۲۴۴) سیدی علی خواص عارف
 اللہ قدس سرہ پھر (۲۴۵) امام شعرانی الجواہر والدررین فرماتے ہیں الکامل
 نقیضہ سرۃ الوجود الطوری و الباطنی کلہ علی التفصیل کما کل کما کل تمام عالم علوی

وخلی کا بروہ تفصیل آئینہ ہے (۲۷۴) مکاشفہ کبیر سیدی شریف عبد العزیز
رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر (۲۷۵) حافظ احمدیث سبجہا سبجہا کتاب بستان باریجین

فرمان آئین ماسموات السبع والارضون السبع فی نظر العبد المؤمن الا کلکة ملقاة فی ظلہ من
الارض ساتون آسمان اور ساتون زمینیں مومن کامل کی وسعت نگاہ میں ایسے بڑے
جیسے کسی میدان حق و حق میں ایک جھلا پڑا ہو (۲۷۸) اسی کتاب مستطاب میں
(۲۷۹) امام ممدوح سے ہر ان للروح سمعین سمعہ الذی غیب الیہا قبل

جھپٹائی الذات و ہوالذی یبلغ مشارق الارض و مغاربہا و سمعہا بعد جھپٹا و ہو من الاذن
فقط و لبرعن احدہا قبل الخجب ہوالذی یبلغ اے مشارق الارض و مغاربہا و
یخرق السبع الطباق و ثانیہا بعد الخجب و ہو من العین فقط روح کی دو شوقیان
ہیں ایک وہ کہ بدن میں آنے سے پہلے اصالہ او سکی پردہ وہ ہر کہ زمین کے
مشرقون مغربون تک پہنچتی ہے دوسری بدن میں آنے کے بعد وہ ہر کان
کے ذریعہ و ہر یوہن دو نگاہیں ہیں ایک خود او سکی کہ زمین کے سب مشرقون
مغربون تک پہنچتی اور ساتون آسمانوں میں نفوذ کرتی ہے دوسری وہ کہ اس
آنکھ سے ہے (۲۸۰) محدث موصوف (۲۸۱) امام ممدوح سے راوی

یشاہد ما حبہذا الفتح الارضین السبع و ما فیہن و ما فیہن الشاہد
افعال العباد فی دورہم و قصورہم بصیرۃ التی لا یجبہا ستر و کذا یشاہد الامور المستقبلیہ
اس کشف عظیم والا ساتون زمینوں کو دیکھتا ہے اور جو کچھ اونہیں ہے اور ساتون
آسمانوں کو اور جو کچھ اونہیں ہے اہ لوگ جو کچھ اپنے گھر دن اور محلوں میں کرتے
ہیں اسی خبر دل کی آنکھ سے دیکھتا ہر ہر کونئی چیز پر وہ نہیں ہو سکتی یوں اللہ کی باریک نگاہ

کرتا ہے (۲۵۲) یہی حافظ الحدیث (۲۵۳) انھیں لازم عارف سر
 راوی وہ مالکی المذہب ہیں ان کے یہاں نماز عید میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں
 ہیں اور دوسری میں چھ۔ فرماتے ہیں حضرت سے میں نے اسکا سبب پوچھا
 ارشاد فرمایا سیبہ ابن التکبیرۃ الاولیٰ یشاہد فیہا العبد المکبر ولا یسجد الوجود
 صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المکونات التی فی الارض الاولیٰ والتی فی السماء الاولیٰ
 (وہكذا ذکر الی ان قال) والسابعة یشاہد فیہا المکونات التی فی الارض السابعة
 والتی فی السماء السابعة ہذا فی الرکعة الاولیٰ والاثانیۃ فالتکبیرۃ الاولیٰ فیہا
 یشاہد فیہا ما خلق فی الیوم الاول وهو یوم الاحد (وہكذا ذکر الی قولہ) والسادسۃ
 یشاہد فیہا ما خلق فی الیوم السادس وهو یوم الجمعة اسکا سبب یہ ہے کہ کامل سبت
 خصوصاً سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تو کیا ذکر پہلی تکبیر میں جس قدر مخلوقات
 پہلی زمین اور پہلے آسمان میں ہیں ان سب کو مشاہد کرتے ہیں اور دوسری زمین اور
 اور دوسرے آسمان کی اور اسی طرح یہاں تک کہ ساتویں تکبیر میں ساتویں زمین
 اور ساتویں آسمان کی مخلوقات مشاہد کرتے ہیں۔ یہ پہلی رکعت میں ہوا
 اور دوسری رکعت میں پہلی تکبیر میں وہ سب ان کو نظر آتا ہے جو اللہ تعالیٰ
 نے ابتداء الخلق میں پہلے دن یعنی التوار کو بنایا اور دوسری میں وہ جو پہر کو
 بنایا اور اسی طرح یہاں تک کہ چھٹی تکبیر میں وہ مشاہد کرتے ہیں جو چھٹے دن یعنی
 جمعہ کو بنایا۔ آگے ارشاد فرمایا کہ تکبیر دن کا حکم اگرچہ موجب پر ہے اور عوام
 میں یہ مشاہد کھانا مگر ان کو چاہیے ہر عید میں تکبیر کہتے وقت اسکا اجمالی
 طور پر خیال کرتے جائیں اور اپنے رب کے گرم پر خوش ہوں اور اسکی مروت

رکھیں اللہ جواد کریم ہر سرنے سے پہلے تفصیلاً بھی یہ سب کچھ دکھا دیگا اور اللہ
 ہر چیز پر قادر ہے (۲۵۴) ایسی علامہ محدث (۲۵۵) انھیں امام مکاشف
 راوی المفتوح علیہ یفتح فی بصرہ فیہری بالسماوات والارضین وفی سمعہ فیسمیع بہ العلمۃ
 اذا حرکت رجبہا من مسیرۃ عام ولا یشغلہ سمیع عن سمیع حتی انہ یسمع ویفہم ما یقول
 فی آن واحد آلاف من الناس صاحب فتح کی نظر کھول دی جاتی ہے تو اس سے
 سب آسمانوں اور سب زمینوں کو دیکھتا ہے اور اس کے کان کھول دیے جاتے ہیں
 کمال بھر کی راہ سے جھونٹی کی پھل سنتا ہے اور اسے ایک آواز دوسری سے
 مشغول نہیں کرتی یہاں تک کہ ایک آن میں ہزار ہا آدمی جو کچھ کہہ رہے
 ہوں سبکی سنتا اور سبکی سمجھتا ہے (۲۵۶) ایسی حافظ نبیل (۲۵۷) انھیں
 امام جلیل سے راوی من عرف السریانیۃ واسرار الحروف اعانہ ذلک علی فہم
 بالحق القرآن عونا کثیرا وعلما فی عالم الارواح ومانی ہذہ الدار ومانی الدار الاخرۃ
 ومانی السماوات ومانی الارضین ومانی العرش وغیر ذلک وعلما ان معانی القرآن
 العزیز الہی ریشہ الہیہ لانہایۃ لہما فعلم معنی قوله تعالی ما فرطنا فی الکتب من شیء
 جو سرائی اور سرلحروف پہچان لے اس سے قرآن عظیم کا باطن سمجھنے پر بڑی مدد ملتی ہے
 وہ شخص جان لیتا ہے جو کچھ عالم الارواح میں ہے اور جو اس گھڑی میں اور جو کچھ آخرت کے گھر میں
 اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمینوں میں اور جو کچھ عرش میں ہے اور انکے سوا اور علوم اور
 جان لیتا ہے کہ قرآن کریم کرسی کی طرف و انسانہ منوما ہے جو پہچان پر اور وقت
 اس سے اس آیت کا مطلب روشن ہوتا ہے کہ ہم قرآن میں کیسی چیز اور کتنی کمی (۲۵۸)
 یہی حاقط حدیث (۲۵۹) انھیں امام رفیع سراوی کہ غریب تے رفیع ذلیا بلغ مقاما

عظیم و مہمانیہ لہذا مخلوقات المناطقہ والصائمۃ والوحوش والحشرات والسموات
 ونبوتہا والارضین فیہا وکرۃ العالم بأسرہا تستمدہ وسمیع اصوائہا وکلامہا فی الخلق
 واحدہ ویدکل واحد بما یتحتاجہ ویعطیہ ما یصلو من غیر ان یشغلہ بہا عن ہذا بل علی
 العالم واسفلیہ بمنزلۃ من ہونی چیز واحد عنده تم یرحم ہذا الولی فی نظر فیہی مددہ
 من غیرہ وہو النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویرمی مدد النبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم من الحق سبحانہ فیہی الکل منہ تعالیٰ ہنہ ایک ولی کو دیکھا کہ بہت عظیم
 مقام پر تھے وہ دیکھہ تمام مخلوقات گو یا و خاصوش و وحوش و حشرات الارض
 اور آسمانوں اور انکے ستاروں اور زمینوں کو اور جو کچھ اونہین ہے اور عالم کے
 سارے کرم کو دیکھتے تھے کہ ہر چیز اوست مدد مانگ رہی ہے اور یہ دن سبکی
 آوازین اور سب کا کلام ایک لفظ میں سننے اور ہر ایک کی حاجت رو کر لے
 اور ہر ایک کو جو اسکے لائق ہے عطا فرماتے اور اونہین ایک کام دوسرے سے
 غافل نہ کرتا بلکہ تمام عالم بلا و عالم زیرین سب انکے سامنے ایسا تھا کہ گویا ایک ہی ممکن
 میں جمع ہے اسپر اگر اون ولی کو خیال جاتا کہ میں تمام جہان کا حاجت روا ہوں
 تو ملاحظہ اللہ باعث ہلاک تھا لہذا (موسے تعالیٰ انہر رحم فرما تاکہ یہ نور کرتے تو دیکھتے
 کہ انکی مدد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں (تو تمام جہان کو
 دینے والے تمام عالم کی حاجتین روا فرما) اول حضور میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور یہ
 حضور کی نعمت باٹنے والے اور حضور کی مدد اللہ عزوجل سے ہے تو آنکھوں دیکھتے
 کہ سب کچھ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔ ان الی ہابک المنہجہ والحمد للہ رب العالمین
 (۲۴۰) امام اچیل سیدی صدر الدین قولوی قدس سرہ القوی اعجاز البیان

تفسیر سورہ فاتحہ شریف میں فرماتے ہیں انسان لسنۃ جامعہ فلیس فی شے من
الاشیاء الا وہو مرسوم فی جمیعۃہ لما تم تخلص من قیود الصفات الجزئیۃ کیوں اور کہ
مقید بحسب الصفۃ الحاکمۃ علیہ فاذا تجرد واستہی الی المقام الجمعی الوسطی
قام کمال النقطۃ مع کل جز من المحيط وقابل کل حقیقۃ ہافیہ منہا فادرک بحمل
فرد من افراد لسنۃ وجودہ ما یقابلہا من الخلق فحصل لہ العلم المحقق بحقائق الاشیاء
واصولہا ومبادئہا محض آدمی نسخۃ جامعہ ہے تمام موجودات عالم میں کوئی چیز
ایسی نہیں جو اسکی جمعیت میں منقوش نہ ہو مگر جب تک سب قیود جزئیہ سے آزاد
نہو جائے جو صفت جزئی اسپر حکم ہوا سکا علم اسی کے مقتضے تک محدود رہتا ہوا درجہ
مجرد ہو کر مقام جمعیت تک پہنچتا جو وسط میں ہوا سوقت اسکا حال ایسا ہو جاتا ہے جیسے
سرکہ کہ تمام اجزای محیط سے اسی ایک نسبت ہوتی ہزار ہر حقیقت کا جو نقش خود اسکی ذات
میں موجود ہے وہ اس حقیقت کے مقابل ہو کر اپنی نسخہ وجود کے ہر ہر فرد سے اسکو
مقابل کی حقیقت کا ادراک کرتا ہوا چون اسوجملہ موجودات کی حقیقتوں اور اعمالوں
اور مبادی کا علم تحقیقی حاصل ہو جاتا ہے (۲۷۱) شاہ ولی اللہ صاحب
فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیفیتہ ترقی العبد من حیثہ الی فیض القدس فتجلی لکل شئ کما انہ من ہذا المشہد فی تقنۃ المعراج المنہی
مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اسکا علم فائز ہو کر بندہ کو کونکر
اپنی جگہ سے مقام قدس تک ترقی کرنا ہے کہ ہر شے اسپر روشن ہو جاتی ہے جیسے
قلعہ معراج واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مقام سے جزوی
یعنی وہی حدیث حسین فرمایا مجھ پر نیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی (۲۷۲)

اوسین ہے العارف یجذب الی حیز الحق فیصیر عندہ التذقیۃ الہ کلشے عارف مقام حق
 تک کھنچکر بارگاہ قرب میں باریاب ہوتا ہے وہاں ہر چیز اور ہر شے روشن ہو جاتی ہے
 (مس ۲۵۴) اوسین ولی نزد کے خصائص سے لکھا کہ وہ زمین سے آسمان تک
 تمام مخلوقات عنصری پر حاکم ہوتا ہے پھر لکھا کہ یہ تسلط انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام

میں تو ظاہر ہے وافی غیر ہم فنا حسب وراثتہ الانبیاء کا لمجدیۃ والقطبیتہ وظہور آثارہ
 وادکامہا والبلوغ الی حقیقۃ کلی علم و حال رہے غیر انبیا و انبیین وراثت انبیا کو منصب
 میں جیسے مجدد ہونا قطب ہونا اور ان کے آثار و احکام کا ظاہر ہونا اور ہر علم و حال کی
 حقیقت کو پہنچ جانا کیوں جناب تھانوی صاحب ان تمام صحابہ و ائمہ
 و اولیاء علیہم السلام بلکہ انبیا بلکہ خود حضرت کبریٰ بلکہ انبیاء و صہم میں سب سے
 سخت تر جناب شاہ ولی اللہ صاحب کو آپ کا قریب مستمع
 کیا کھنچتے ہیں بنیوا التوجروا بنیوا التوجروا بنیوا التوجروا

(فصل ششم)

اب صرف زمین کے علم محیط میں خبر تھانوی و گنگوہی صاحبان کی لیتا ہوں وہ بالذات
 التوفیق تھانوی صاحب اب تو غلط یہ مٹی کا زرا سا و غیر رنگیا اس کے علم محیط پر گنگوہی
 صاحب باتھیر کا فریب لگے ہیں جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں آئیے دھرم میں
 وہ آپ کی قید امترازی تھی تو لکھتے ہیں کہ گنگوہی صاحب جو بڑے کذاب تھے اور ایک
 خاص تحریر اپنی مہتری دیکھ کر جو شخص محبوبان خدا خصوصاً سید الانبیا صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کیلئے تمام زمین کا علم محیط مانے کہ زمین میں شرق تا غرب جنوب تا شمال

فصل ششم
 فقط زمین کے علم محیط میں
 کامل خبر تھانوی و گنگوہی

دوران کی لینی

جو تباہ رہتا ہے جو پھول کھلتا ہے جو دانہ کہیں سات اندھیر لوہن میں پڑا ہے
 جو چوٹی اندھیری رات میں کہیں چلتی ہو جو نبض ملتی ہو جو ہلک جھپکتی ہو جو خطر کسی دل میں
 گزرتا ہے بلا استغنا سب کو اور نکلا علم غیپ ہے۔ کیا آپ ایسا لکھ سکتے ہیں حاشا قبر ہوا
 کبھی نہ کھو گے اور کہے کی شرم لکھ بھاگو تو برائی کی مدد سے اس زمین میں تو کس
 رہ نہ سکو گے ناچار تھیں وہی گنگوہی مالاجینی اب اپنی علم دانی کھولے اور ان
 سوالوں کے جواب ہو یہ سوال ۴۴ صحیح مسلم شریف میں تو بان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولانا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ زوی فی الارض
 فرأیت مشارقها ومغاربها بیشک اللہ عزوجل نے میرے لیے زمین جمع فرمادی
 کہ میں نے اس کے جس جس ٹکڑے میں آفتاب چکاتا اور جس جس ٹکڑے میں
 آفتاب ڈوبتا ہے سب ملاحظہ فرمائے۔ ظاہر ہے کہ زمین کے ہر ٹکڑے پر
 آفتاب طلوع و غروب کرتا ہے تو معنی یہ ہونے کہ تمام زمین کا ایک ایک
 ذرہ میرے پیش نظر اقدس ہوا اور بیشک مشارق و مغارب تمام زمین سے

کنایہ ہے قال اللہ تعالیٰ رب المشارق والمغارب اور رب الارض
 لکھا پھر فقیر نے نسیم الریاض میں اسی حدیث کے تحت میں دیکھا المشارق
 والمغارب کنایہ عن البیع کما فی قولہ تعالیٰ رب المشارق والمغارب
 واللہ الحمد (۲۶۵) علامہ علی قاری شرح شفا شریف میں اس
 حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اجمعہا لی وطوبابا بتقریب بعید الی
 قریبہا حتمہا طلعت علی باقیہا جمیعہا واستغنیہا امتی جزر فجرہا حتمہا جمیع

۴۷
 گنگوہی کی موت خاص
 ان کی موت کے بعد
 ان کی موت کے بعد

اذ انبأ مختصراً قول وذلك في زمن سيدنا المسيح عليه الصلاة والسلام
 حيث تهبلك الملل كلها الا الملة الاسلامية (۱۶۷۳) ميمین ہمارے جمعیت
 و ہم بعضہا بعض سے مطلع علی جمیعہا ان دونوں عبارتوں کا حاصل وہی
 ہے کہ حدیث میں جمیع زمین کا ملاحظہ فرمانا مراد ہر تمام زمین اور جو کچھ آسمان
 ہے سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا (۱۶۷۴)
 سیم الریاض کی اسی جلد سوم کے آخر میں ہر الانبیاء و صلاۃ اللہ علیہم
 علیہم جمعین من خبۃ الاجسام والظواهر مع البشر و بواطنہم و قواہم الزم
 ملکیتہ و لذاتہ مشرق الارض و مغاربہا و جمع اطیاف السار و تشم رائحة
 جبریل علیہ الصلاۃ والسلام اذا اراد النزول الیہم تمام انبیاء علیہم الصلاۃ
 والسلام ظاہری جسموں کی نظر سے بشر کے ساتھ ہیں اور انکے باطن
 اور انکی روحانی قوتیں ملک کی مانند ہیں اسلیئے شرق سے غرب تک
 تمام زمین انکی نظر میں ہوتی ہے اور آسمان (کہ فرشتوں کے بوجھ سے
 چرچراتا ہے) اوسمیں کہیں چار اونگل جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ قیام یا
 رکوع یا سجود میں نہیں انبیاء کرام بیان بیٹھے پانسو برس کی راہ کے
 فاصلہ سے اوس) کا چرچانا سنتے ہیں (لشہ انصاف پھر بیان سے
 مدینہ طیبہ تو بہت نزدیک ہے) اور جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام جب
 (سدرۃ المنتہی سے کہ بیان سے سات ہزار برس کی راہ دور ہے) انبیاء
 کرام کی طرف اوترنا چاہتے ہیں انبیاء و سبقت انکی خوشبو سونگھ لیتی
 ہیں علیہم الصلاۃ والسلام علما ان سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۲۶۸) عارف کبیر احمد انصاری ابو سیدنا حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 (۲۶۹) پھر امام شعرانی قدس سرہ النورانی طبقات کبیر شریف میں ترقیات
 بندہ کامل کے بارہ میں فرماتے ہیں اطلعہ علی غیبہ حتی لا تنبت شجرة ولا تحفر بئر
 الا بنظرہ اللہ عزوجل او سے اپنے غیب کا علم دیتا ہے یہاں تک کہ کوئی پتھر نہیں اگتا
 اور کوئی پتا نہیں ہریا تا اگر اسکی نظر کے سامنے (۲۷۰) حضرت مولانا جامی
 قدس سرہ السامی نفحات الانس خرفین میں فرماتے ہیں کہ (۲۷۱) سلسلہ عالیہ
 نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ تے زمین و رطل
 کین طائفہ چون سفرہ الیست (۲۷۲) اوسین ہے حضرت خواجہ نقشبند
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کلام پاک نقل کر کے فرماتے دامی گویم چون رویا نہ دست
 حج چیز از نظر ایشان غائب نیست گنگوچی صاحب اپنی کفر اور شیطانی شرک اپن
 کی خبریں کہیے کہ جب اللہ عزوجل رسول تک تمھاری اور تمھاری طاقتے اور تمھاری کفر و شرک
 اسمعیل جی دہلوی کے کفر و شرک کے چھنیٹوں سے نہ چھو۔ اے حضرات اولیاء
 کرام کا گویا ذکر و سید علم للذین ظلموا الی منقلب ینقلبون (۲۷۳) حقیقۃً یہ
 جتنے اقوال اولیاء کرام سے منقول ہو کر محبوب ابنی مال و مقام کریم سے مطلع
 فرماتا ہے حضرت عزیزان نے اپنی نظر کے سامنے تمام زمین کو دسترخوان کے مثل
 بتایا حضرت خواجہ بہا الدین و الدین نے ناخن کے برابر اور حضور سید الاولیاء سید
 غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رائی کے واسطے کی مانند فرماتے حضور کو قصیدہ
 خرمین میں ہے ^۱ نظر ت الی بلاد اللہ عجائب کفر و کفر علی حکم اتصال ین لے عقد
 عزوجل کے تمام شہروں کو ایسا دیکھا جیسے رائی کا دانہ اس بنا پر کہ میری وسعت

جس جگہ پر
 تذکرہ ہے

مکہ مکرمہ میں تاج محل کا قیام و گنجائش کی بات
 و گنجائش کی بات و گنجائش کی بات

نظر النور کے حضور وہ مجموعہ نگہ اتنی ہی مقدار ہے تنبیہ۔ اقول حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مذکور سوال ۱۸ میں جو گنبد است سے تشبیہ
 فرمائی وہاں نہ فقط زمین بلکہ تمام دنیا کا ذکر ہے جہیں ہفت آسمان و ہفت
 زمین سب داخل اور وہ عرف زمین سے سنگھوں مرتبہ اعظم ہے اور پھر
 نہ عرف دنیا کو بلکہ قیامت تک کے تمام آئندہ حوادث و مخلوقات کو کہ وہ اس
 سنگھوں درجہ اعظم سے بھی لاکھوں درجہ اعظم ہے پھر وہاں تشبیہ اوس
 مری کی تھی کہ وہ گنبد دست کے برابر ہے بلکہ نظر کی گناہ تمام کو ایسا دیکھتا ہوں
 جیسا اپنی اس تعبیلی کو جس کے دیکھنے میں کوئی شبہ و خفا نہیں۔ ورنہ وسعت نظر
 محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور نہ زمین بلکہ یہ تمام سموات و ارض ایک دائہ
 غزل کے ہزارین حصے کی بھی قدر نہیں والحمد للہ رب العالمین کیونکہ تھانوی
 و گنگوہی صاحبان ان ائمہ و اولیاء اور خود حضور سید الانبیا
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت آپ کا فرستادہ کیا حکم
 لگاتے ہیں بنیوا توجروا بنیوا توجروا۔

بنیوا (فصل ہفتم) توجروا

اب علم محیط زمین سے بھی بہت کم مقدار میں قاهر خبر دہلوی و گنگوہی و تھانوی
 سبکی لیتا ہوں وباللہ التوفیق۔ تھانوی صاحب یہ تو آپ کے پیر میغان گنگوہی
 صلا دہری و گنگوہی و علم محیط زمین کا نام کر لیا کلام اتنی بات میں تھکے بالاس طبعیہ میلاد
 مبارک میں حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریف لانا اور جہاں

مولانا مولوی محمد عبد السمیع حیدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ جیسوں کی ہدایت دیکھ کر
 سوچا بھی دی تھی کہ زمین صرف ہوتھائی پانی سے باہر اس حصے میں بھی جنگل دریا
 پہاڑ اکثر درستی آبادی ہے اس میں کفار بیشتر اور مسلمانوں میں مجلس مبارک نے
 واسطہ کس قدر اسکو بچھڑا سکتے تھے کہ تشریف آوری مجالس کو زمین کا علم محیط کائنات
 اندھے کا بھی کام نہیں ہو سکتا جسکی بچھڑنے سے پہلے کچھ دنوں کھلی رہی ہوں مگر کنگو
 تھا کہ تو دوسرے پڑے ہوئے تھے ایک اس قلیل علم مجالس کو نبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کیلئے ثابت کرنے کو شرک و کفر ٹھہرانا جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں دوسری
 شرفاً غلبہ قلوب ناس میں دوسرے والے کو احاطہ علم بنا کر ابلیس کو خدا کا شرک
 ماننا۔ غرض دونوں جگہ تھوڑی بات کو زمین کا علم محیط بنا لیا مگر رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم میں ایسے کہ حضور کے واسطے یہ قلیل علم ماننا بھی کفر و شرک ٹھہری
 اور ابلیس لعین میں ایسے کہ اوسکے واسطے یہ دلیل ناقص علم خدا کی صفت خاصہ
 ٹھہر کر وہ اللہ کا شرک بنے تو کھل گیا کہ کنگو ہی کفر و شرک کو زمین کا علم محیط
 بھی فرو نہیں اوسکا کردار ان حصہ بلکہ اس سے بھی بہت کم اونکے کفر کو بس ہے
 بشرطیکہ رسول اللہ کے لیے مانو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاں ابلیس کیلئے
 کہو تو اس سے کہ درون درجہ بڑھ کر کلیجے سکھانکھوں ٹھنڈک۔ آفریدہ کھا
 کہ شیخ قدس سرہ افترا کر کے ایک بے اصل بے سند حکایت حدیث جلیل
 صحیح متواتر مفید عقائد بنائی کہ ملبو دیوار بھیجے کا بھی علم نہیں اور براہ کمال خیانت
 و بددیانتی جملہ کتب کا نام بک دیا کہ فقط مجلس نکاح کے حضور ہی کو شرک ٹھہرایا
 تو معلوم ہوا کہ علم محیط زمین کا نام لینا محض ابلیسی چال تھی کہ اپنی سنگینائی کو

مسلمانوں کو دیکھنا و جاننا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کتنی قدری اور

یہ کو کبیر کے دستہ

زعم میں ایک موٹا سا بھاری لفظ موندھ سے نکالیں جس سے کچھ ایسا شرک کفر
 کی ساکھ بندھالیں ورنہ وہاں تو نبی کی حقیقت اوتنی ہے کہ دیوار پیچھے تک کسی
 خبر مستلوب اور ابلیس کی وہ عزت کہ خدا کی صفت خاصہ سے موصوف
 وسیع علم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور کیوں نہ ہو ہر شخص دنیا و آخرت
 میں اپنے لاکھ متبع پر یوم نذر عوکل اناس بامامہم وہابیہ مہند کے امام الکفر خباب
 اسمعیل دہلوی صاحب آنجہانی اپنی تفویت الایمان میں فرم گئے ہیں جو اللہ کی
 شان ہے اور اوہمیں کسی مخلوق کو دخل نہیں سوا وہمیں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق
 کو نہ ملاوے گو کہ کیسا ہی بڑا ہواور کیسا ہی مقرب مثلاً کوئی شخص کسی سے کہے کہ
 ملا نے درخت میں کتے پتے ہیں تو اوہ کے جواب میں یہ کہے کہ اللہ و رسول ہی
 جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر تو یہاں تو ایک
 درخت کے پتے جاننے پر خدائی رہ گئی یہ خاص اللہ کی شان ہے اوہمیں کسی
 مخلوق کو دخل نہیں اگرچہ ڈھاک کے تین ہی پات ہوں اور وہاں ابلیس کو
 ساری زمین کا علم محیط ہے یہ اسلئے کہ اوہ شان میں دخل تو مخلوق کو نہ تھا
 انگڑی دھرم میں ابلیس خدا کا مخلوق ہی نہیں بلکہ وہ اوکا خدا یا کم از کم اوکو
 خدا کا شریک ہے۔ سلا نوان بیعان اسلام کے ادعا اسلام کی حقیقت کھتر
 جاؤ کہ لکھ بیطیح اللہ علی کل قلب متکبر جبار بالجلو یہ محیط محیط کا راگ نری ٹٹی
 کی لاگ ہے ورنہ حقیقتہً حضور کے نام علم سے دلون میں آگ ہے ایک پٹر کے
 پتے جاننے میں بھی وہی کفر کا بھاگ ہے تھا تو ہی صاحب یہ تو آکے اماموئی
 رہی اب آپ بتی لائیے آپکے دھرم میں ایسا نہیں تو لکھو کہ اسمعیل جی اور

لنگوچی جی دونوں جھوٹے کذاب ہیں مسلمانوں کو کافر شرک کہہ کر مستحق
 اللہ العذاب ہیں ورنہ اپنی مت کا گھونگھٹ اوٹھائیے ان سوالوں کو جواب
 لائیے سوال ۲۷۴۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے وجنابک علی ہوا ۶
 شہید ۱۱۷ ہی تم تھیں ان سب پر گواہ بنا کر لائینگے تفسیر نیشاپوری میں
 اسی آیت کے نتیجے میں لان روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہد علی جمیع الارواح
 والقلوب النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ روحی یعنی حضور کا
 سب پر گواہ ہونا اسلئے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح النور
 تمام جہان میں ہر ایک کی روح ہر ایک کے دل ہر ایک کے نفس کا شاہد فرمائی
 ہے اسلئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے
 اللہ تعالیٰ نے میری روح کریم کو پیدا فرمایا (تو عالم میں جو کچھ ہوا سب حضور کے
 سامنے ہی ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نفیس تقریر پر
 یہ آیت و عبارت فصل سوم کی ہے کہ تھانوی صاحب کی مقدار عقل پر لحاظ کر کے یہاں
 رکھی (۲۷۵) امام ابن حاج کی مدخل پھر (۲۷۶) امام احمد
 قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں قد قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالیٰ
 لا فرق بین موتہ و حیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاہدتہ لامتہ و معرفتہ
 بآلہم و بنیاتہم و عزائمہم و خواہم و ذلک عندہ جلی لا خفاء بہم بیشک ہمارے علما
 رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات
 میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور انکی
 حالتوں یموتون ارادون دل کے خطر دین کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر

البرکات میں فرماتے ہیں وہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براحوال و اعمال امت مطلع است
ویرمقران و خامان و گاہ خود و مفضیض و حاضر و ناظر است (۲۷۹) نیز
رسالہ ہزوم سے برسلوک اقرابہیل بالتوجہ اے سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم میں فرماتے ہیں باچندین اختلافات و کثرت غائب کہ در علمائے امت است
یکس را درین مسئلہ خلائی نیست کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حقیقت حیات ہے شائبہ مجاز و توہم تاویل و اکم و باقی است و براعمال
امت حاضر و ناظر و مطالبان حقیقت را و متوجہان آنحضرت را مفضیض و
مرئی الحمد للہ بیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائم و باقی و مفضیض و مرئی و حاضر و ناظر
ہو کر تمام علمائے امت کا اجماع نقل فرمایا جو الحمد للہ رب العالمین (۲۸۰) امام
قمرطبی شافعی صاحب مجمع مسلم (۲۸۱) امام عینی بدرعود پھر (۲۸۲) امام احمد قسطلانی
شروح صحیح بخاری پھر (۲۸۳) علامہ علی قاری قرآنہ شرح مشکوٰۃ حدیث خمس لایلیہن
الا اللہ کی شرح میں فرماتے ہیں فمن ادعی علم نحو منہا غیر سندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کان کاذبا و عوامہ تو جو کوئی قیامت وغیرہ باقی غیبیوں میں کسی غیبی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی تلقین یا نبی کا وعا کر دہ یا خود بخود میں جھوٹا یا اس کا مرتب مفاد کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے بتائے سے ان غیبیوں کے علم کا دعویٰ کرے تو اس کی تکذیب نہوگی تو مفسر
روشن ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پانچوں غیبیوں کو
جلستے ہیں اور اپنے غلاموں میں سے جسے چاہیں بتا سکتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم (۲۸۴) علامہ ابیرہیم بخاری شرح برہ شریف میں فرماتے
ہیں لم یخرج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

بہذہ الامور ای الحمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سحر تشریف
 نہ لینگے مگر بعد اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان پانچوں غیبیوں کا علم دیدیا۔
 (۲۸۵) علامہ عثمانوی کتاب قطاب شرح عملاء حضرت سیدی احمد
 بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من انھین غیب خمسہ کی نسبت فرماتے ہیں
 میل انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوتی علمہا فی آخر الامر لکنہ امر فیہا بالکتمان
 و ہذا القیل ہوا الصیح کہا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخر میں ان
 پانچوں غیبیوں کا علم بھی عطا ہوا مگر انکے چھپانے کا حکم تھا اور یہی قول صحیح
 ہے علامان سرکار محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۸۶) حافظ
 الحدیث سبلماسی کتاب البرزہ شریف میں (۲۸۷) اپنے شیخ کریم حضرت
 سید شریف حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہوئے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 لا یخفی علیہ شے من النفس المذكورۃ فی الآتہ الشریفۃ و کیف یخفی علیہ ذلک لا لاقطار
 السبعۃ من امتہ الشریفۃ لیعلمونہا وہم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف
 بسید الاولین والآخرین الذی یربب کل شے و منہ کل شے پانچوں غیب
 کہ آیا کہ میرے من مذکور ہیں او نہیں سے کوئی چیز بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پر مخفی نہیں اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہیں حالانکہ معنی
 کی امت سے ساتون قطب (یعنی بندہ لآخر سبہ) ان تمام غیبیوں کو جانتے ہیں
 اور انکا مرتبہ غوث سے نیچر ہے پھر غوث کا کیا کہنا۔ پھر اور انکا کیا پوچھنا جو سب
 انگوں پھیلون سارے جہان کے سرور اور ہر چیز کے سبب ہیں ہر شے اور ہر
 سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۸۸) یہی فاضل علام (۲۸۹)

انھیں سیدامام سے راوی کیف تحیف امر الخمس علیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
والواحد من اهل التصرف من امته الشریفة لا یمکنہ التصرف الا بمقرقة ہندہ الخمس
یہ پانچوں غیب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کچھ کچھ مخفی رہیں حالانکہ حضور کی امت شریف
میں جتنے اولیاء کرام اہل تصرف ہیں کہ عالم میں تصرف فرماؤ گا انھیں منصب عطا ہوا ہے وہ
جب تک ان پانچوں غیبوں کو نہ جان لیں تصرف کر نہیں سکتے (۲۹۰)

روض النضیر شرح جامع صغیر امام کبیر جمال الحق والدین سیولی سے حدیث
حسن الایلمہن الا اللہ کی شرح میں ہے تفسیر بانہ لا یلعلمہا احد بناتہ ومن
نوابہ الا ہو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالیٰ فان تمہ من یلعلمہا وقد وجدنا ذلک
غیر واحد کما راينا جماعة علموا متہ میواتون و علموا ما فی الارحام حال حمل المرأة
وقبلہ حدیث کے یہ معنی ہیں کہ ان پانچوں غیب کو بذات خود اپنی ذات سے
کوئی نہیں جانتا سوا اللہ عزوجل کے ہاں اللہ کے بتائے سے کبھی بندوں کو
بھی معلوم ہو جاتے ہیں بیشک ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں
جیسے متعدد لوگ انکے جاننے والے پائے جیسے ایک جماعت کو دیکھا جنھیں معلوم
تھا کہ مرینگے اور انھوں نے عورت کے زینہ حمل میں بلکہ حمل رہنے سے بھی
پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے کیا ہونے والا ہے (سوال ۲۹۱)
شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں ولی فرد کے حال میں فرمایا
ہیں جبلت نفسی لفساد صیۃ لا یشغلہا شان عن شان ولا یاتی علی حال
من الاحوال الی التمر دالی القطة الکلیۃ الا وہو غیبہا الان وانما اللہ لا یفیل
الاجال ولی فرد کا نفس عمل خلقت میں نفس قدسی بنایا جاتا ہوا ہے

ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی (یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک بھیان
 میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب دسکی نگاہ ایک سی رہتی ہے) اور
 اب سے لیکر وقت وفات تک جس قدر احوال اوپر آنے والے ہیں ان سبکی
 اس سے اس وقت خبر ہے وہ جو آئیکہ اجمال کی تفصیل ہی ہو گا گنگوہی صاحب
 آپ کے دھرم میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا جانتا کہ میں فلان
 فلان مجلس خیر میں تشریف لیا اور کنگا ایسا شرک تھا جس میں ایمان کا کوئی
 حصہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کچھ خبر تھی کہ میرے ساتھ
 کیا ہو گا یہاں شاہ ولی اللہ صاحب جو حضور اقدس کے ایک ایک فرد غلام
 کے لیے اپنی زندگی بھر کے تمام احوال آئندہ کا اس وقت علم بتا رہے ہیں یہ
 کتنا موٹا بھاری شرک ہے بینوہ اور (سوال ۲۹۲) دہا بیت پر
 امام الطائفہ اسماعیل دہلوی صاحب مراحل مستقیم میں لکھتے ہیں براہ کشف

ارواح و ملک و مقامات انہا و سیر الکریمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع

بر لوج محفوظ مشغل دورہ کنندہ باستحانت ہماں مشغل بہر مقامیکہ از زمین و

آسمان و بہشت و دوزخ خواہد متوجہ شدہ بسیر ان مقام احوال آنجا

در یافت کنند و باہل ان مقام ملاقات سازد کیون گنگوہی صاحب ذرا لکھ

دای تو بآنکھ کہان تھی کان کھولے سماع موعے موزون ہے اب تو آگاہی

آپ بتی ہو کہ کھل گیا ہو گا امام الطائفہ کی سینے کہا تو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے آپ کی وہ تنگ گلی کہ دیوار چھینک کی نہیں جانتے

زمین میں گنتی کی جگہ مجالس خیر اور نصیحت اطلاع ہو تو خدا کو شریک ہو جائے

بنوا تو جہنم (سوال ۲۹۲) دہایت ہند کے امام الطائفہ اسماعیل دیوبندی
 صراط مستقیم میں لکھتے ہیں براے کشف ارواح و ملکات و مقامات انہاء سیرا مکنتہ زمین
 و آسمان و جنت و نار و اطلع بر لوح محفوظ شغل و وہ کند و با شمانت ہاں شغل ہر
 از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ خواہر متوجہ شدہ سیران مقام احوال انہاء دریافت کند
 و باطل آن بہشت اسم لائقات ساز و کیوں گشت گوئی (نما عباد ذرا آنکہ) (اسے توبہ آنکہ
 کہاں تھی) کہاں کھو لیے سماع موسے ضرورت ہے اب تو آپ کو بھی آپ یہی ہو کر گھر
 ہو گا امام الطائفہ کی سہینے کہاں تو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے لیے آپ کی رہ نہ گشت گئی کہ دیوار پیچھے تک کی نہیں جانتے زمین میں گشت کی
 جگہ مجالس خیر میں انھیں اطلع ہو تو خدا کے شر یک ہو جائیں اور کہاں آپ کے
 امام ہی کی یہ فراخی کہ اپنے ایک ایک چیلے کو تین تلوک سو جہاں ہے ہیں
 اور وہ بھی اپنے اختیار اپنی تدبیر سے آسمان و زمین بہشت و دوزخ سب شئی
 میں ہر جہاں چاہیں سیر کریں وہاں کے ساکنوں سے ملیں وہاں کے احوال
 و ریاست کریں۔ کہو یہ کے لکھتے شرک و کفر کی معجون ہے کہ یہ تم کا فر ہو یا وہ کہو
 کون و دھرم ہے۔ باتنا وہی ہے کہ اپنے گرد کی باتنا او سکے چیلوں کے خاندان
 سب کیلئے ہیں انھیں نہیں ورنہ اون کی شند کہ تھی غیثہ غضب آگ جلتی
 کچھ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے گرد و جی کے چیلے گرد و جی کے
 سکھانے سے وہ انچھڑائیں کہ اپنے اختیار سے تمام زمینوں آسمانوں جنتوں
 و دوزخوں سب میں جہاں چاہیں اپنے کچلے پھریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 وسلم چند بلکہ زمین پر مجالس خیر میں تشریف فرما ہوئے اور شرک و کفر کا نوخیز

کون دھرم ہے عجب کہ اسکان پر بجاری پہر ایچھے چو وہ سو برس سے قریب کر زب سے لمر
 انکے گرد کی ذریات پہرہ تو گر کر جاسے بلکہ غریبہ و والوں سے ہاتھ مل آسے نہ اون پر
 شہاب چھوئے نہ تارا ٹوٹے گویا خدا کا ملک بھراؤ کی نانی خالہ کا گھر کہہ دے کون دھرم ہے
 کیوں تنہا تو می صاحب تمام انہم و اولیا و علما و رگتا جی پاپ و انبیاء و خود
 سید الانبیاء سے کہتے و حضرت کبریا علیہ السلام علیہ السلام و انہما کہ انکے کافر
 بتحد و کعبیں کہیں یہ تو ایک ہی آسمان ہے مگر حضرت شاہ کوئی اللہ صاحب کی
 نسبت کیا آپ کا قرآن ہی انھیں بھی جانے دے کہ آپ کی شان کی شان ہی ہے
 کی کیا بھوان ہے یہاں کفر کے جو بن ہیں نہ تھی انھیں ہی تو اچھا تو
 کہتے کہ انہم بھر کے گرد بھی کا کفر کے کون سے تھان ہیں اس تھان سے کہ

بیدار و بیدار و بیدار و بیدار و بیدار

کذلک العذاب والعذاب الاخرة اکبر لو کانوا یصلون ۝ و سب علی
 الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝ و خمسہ من الذل المبطون ۝
 و قیل بعد اللقوم الظالمین ۝ سب علی ربک العزیز ۝ سب
 یصفون ۝ و سلم علیہ السلام ۝ و ایمن لہ رب العالمین ۝

محمد بن عبد المذنب احمد رضا الہیادی
 عفی عنہ بحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم